نُصرۃ

میگزین

شمارہ: ۳۱

جولائی / اگست ۲۰۱۶

بمطابق شوال / ذی القعدہ ۱۴۳۷ ہجری

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

(امیر حزب التحریر)

تفسیر سورۃ البقرۃ آیات ۱۳۹-۱۴۱

حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے افواج پاکستان کے افسران میں موجود ہمارے دوستوں اور رشتہ داروں کو پہنچانے کے لئے کھلا خط

پاکستان کی جانب سے نیوکلیئر سپلائر گروپ میں شمولیت کی درخواست

صبر یہ ہے کہ جابر کے ظلم کے باوجود اس کے سامنے حق بات کی جائے

حقیقی آزادی

پاکستان کا بجٹ آئی ایم ایف کا، آئی ایم ایف کے ذریعے اور آئی ایم ایف کے لئے ہے

نصرة میگزین

جولائی/اگست 2016 بمطابق شوال/ذی القعد 1437 ہجری

اس شمارے میں

اداریہ: ظلم کے باوجود سچ غالب رہے گا		1
تفسیر سورۃ البقرۃ 141 تا 139	شیخ عطاء بن خلیل ابوالرشتہ	2
صبر یہ ہے کہ جابر کے ظلم کے باوجود اس کے سامنے حق بات کی جائے	مصعب عمیر	4
حقیقی آزادی	افضل قمر	6
رمضان جمہوریت کے خاتمے اور منہج نبوت ﷺ پر خلافت کے دوبارہ قیام کا تقاضا کرتا ہے	حزب التحریر ولایہ پاکستان	8
پاکستان کا بجٹ آئی ایم ایف کا، آئی ایم ایف کے ذریعے اور آئی ایم ایف کے لئے ہے	پریس ریلیز	10
بہادری اور بزدلی	معیز مبین	11
حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے کھلا خط	حزب التحریر ولایہ پاکستان	12
روس میں حزب التحریر سے تعلق کے الزام میں گرفتار مسلمانوں کو سیاسی قیدی قرار دے دیا گیا	پریس ریلیز مرکزی میڈیا آفس	16
"ہر دن مجھ سے حزب چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے"	پریس ریلیز مرکزی میڈیا آفس	17
کیا سلطان (حکومت) کے لئے مسلمانوں پر ٹیکس لگانا جائز ہے؟	سوال وجواب	19
کیا زمین کا کوئی مالی معاوضہ جائز ہے؟	سوال وجواب	22
پاکستان کی جانب سے نیوکلیئر سپلائر گروپ میں شمولیت کی درخواست	سوال وجواب	23
نصابی کتب میں امریکی ہدایت پر تبدیلیاں	پریس ریلیز	26
بلوچستان میں امریکی ڈرون حملے کے خلاف حزب التحریر کے مظاہرے	پریس ریلیز	27

اداریہ: ظلم کے باوجود سچ غالب رہے گا

ایک ایسی دنیا میں جہاں سمارٹ فون کے ذریعے دنیا بھر کے اخبارات چند لمحات میں سامنے آجاتے ہیں اور ہر روز ایک ارب سے زیادہ ٹوئٹس، فیس بک پوسٹ اور بلاگ شائع ہوتے ہوں، وہاں اسلامی سیاسی نظریات اور ان کے اظہار کے خلاف مہم، جس میں سائبر سپیس بھی شامل ہے، ایک جبر لیکن لاحاصل عمل ہے۔ پوری مسلم دنیا میں، ملائیشیا سے لے کر تیونس تک، مغرب کی حمایت یافتہ حکومتیں مسلمانوں کے خلاف سختی سے حکومتی مشینری استعمال کر رہے ہیں۔ اس میں کئی عرب ممالک بھی شامل ہیں جہاں عرب بہار کے بعد آنے والی حکومتوں نے اس سے قبل کی حکومتوں کے مقابلے میں اسلام کے خلاف زیادہ سخت اور ظالمانہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔ اس بات کا اندازہ فروری 2016 کو مصر کی صدر السیسی کی جانب سے جاری ہونے والے بیان سے لگایا جاسکتا ہے جب اس نے کہا "میرے سوا کسی کی نہ سنو۔ میں بہت سنجیدہ ہوں"۔

مسلمان دنیا میں موجود آج کے فرعونوں نے "نفرت انگیز تقریر" کے خلاف نئے قوانین بنائے یا پہلے سے موجود قوانین میں تبدیلیاں کیں۔ اس اصطلاح کا مطلب بہت وسیع اور غیر واضح ہے تاکہ اسلام کو نشانہ بنائے بغیر مسلمانوں کو ریاستی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے۔ "نفرت انگیز تقریر" کے خلاف قوانین، جس میں نیشنل ایکشن پلان بھی شامل ہے، اُن قوانین کی نقل ہے جو خاص مسلمانوں کے خلاف بنائے گئے تھے جیسا کہ انڈیا کے پینل کوڈ کا سیکشن 153A، جسے اصل میں برطانوی راج نے متعارف کرایا تھا جب وہ مسلمانوں کی آواز کو دبانے سے قاصر ہوگیا۔ اس قانون کے تحت برطانوی راج "مذہبی بنیادوں پر منافرت پھیلانے" کے الزام میں مسلمانوں کو تین سال کے لئے قید کر دیتی تھی۔ آج پوری قوم کی آزادی کا مذاق اڑاتے ہوئے راحیل-نواز حکومت نے سیکڑوں اسلام کے داعیوں کو قید میں ڈال دیا ہے جن میں درجنوں حزب التحریر کے شباب بھی شامل ہیں جنہیں اس وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہاہے کہ وہ موجودہ حکمرانوں کی اسلام سے غفلت کو سختی سے بے نقاب کرتے ہیں۔

موجودہ حکمرانوں کی یہ حقیقت بے نقاب ہوتی جارہی ہے کہ وہ مغرب کے غلام اور اسلام کے دشمن ہیں۔ اس ظلم کے خلاف عوام کی عموماً اور سیاسی میڈیم، میڈیا اور عدلیہ کے کچھ حلقوں کی خاموشی کہ وجہ حکمرانوں کی تائید نہیں بلکہ ان کے ظالمانہ اقدامات کا خوف ہے۔

یقیناً اسلامی سیاسی فکر کے اظہار کے خلاف ریاستی جبر لاحاصل ہے۔ قوت سے سیاسی افکار کو کچلنے کی کوشش کبھی ان افکار کو ختم نہیں کرسکتے۔ بلکہ یہ ظلم و ستم ان افکار کو مزید مضبوط کرتے ہیں، عوام کی ہمدردیاں اس کے ساتھ منسلک ہوجاتی ہیں اور اس طرح یہ افکار مزید موثر ہوجاتے ہیں۔ سویت بلاک میں سالوں تک کمیونزم کی مخالف رائے کے خلاف ظلم و ستم اس رائے کو تو ختم نہیں کرسکا البتہ سوویت بلاک کی تباہی کے عمل کو تیز کردیا اور بل آخر وہ تباہ ہوگیا۔ اور اب اسلام اور اس کے سیاسی اظہار کے خلاف مغرب کی دشمنی ہے اور مسلم حکومتوں کی بھرپور حمایت کرنے کے باوجود صورتحال کوئی نیا رخ اختیار نہیں کررہی۔ صرف یہ ہورہاہے کہ موجودہ حکمرانوں کی یہ حقیقت بے نقاب ہوتی جارہی ہے کہ وہ مغرب کے غلام اور اسلام کے دشمن ہیں۔ اس ظلم کے خلاف عوام کی عموماًاور سیاسی میڈیم، میڈیااور عدلیہ کے کچھ حلقوں کی خاموشی کہ وجہ حکمرانوں کے عمل کی تائید نہیں بلکہ حکمرانوں کے ظالمانہ اقدامات کا خوف ہے۔ لیکن کچھ ہی عرصے کی بات ہے کہ خوف ختم ہوجائے گا اور ظلم کے خلاف غصہ غالب آجائے گا۔

مضبوط اور ناگزیر حکمران وہ ہوتا ہے جو اپنے لوگوں کے نظریہ حیات کو نافذ کرتا ہے نا کہ وہ جو سیاسی افکار کے حق کو وحشیانہ طریقے سے دباتا ہے اور خود اپنے حکمران ہونے کے قانونی جواز کو کھوبیٹھتا ہے۔ تاریخ فرعونوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لئے قوت اور خوف کو استعمال کیا لیکن ان کا یہ عمل خود ان کے زوال اور تباہی کا باعث بن گیا۔

تفسیر سورۃ البقرۃ 139 تا 141

مشہور فقیہ اور رہنما، امیر حزب التحریر، شیخ عطاء بن خلیل ابو رشتہ کی کتاب "**التیسیر فی اصول التفسیر**" سے اقتباس

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ط أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ط تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط

"کہہ دیجئے کہ کیا تم ہمارے ساتھ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں اور ہم اللہ ہی کے لیے اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں۔ یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اسباط، یہودی یا نصرانی تھے، کہہ دیجئے کہ تمہیں زیادہ علم ہے یا اللہ کو اور اللہ کے نزدیک اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو گواہی چھپاتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ یہ ایک جماعت جو گزر چکی ان کے لیے وہ ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے کمایا اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا"(البقرۃ:141-139)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان آیات میں مندرجہ باتوں کی وضاحت کی ہے:

1۔ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں یہود و نصاریٰ کے اس دعویٰ کو باطل قرار دے دیا کہ ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام ان کی ملت پر تھے، ان کا دین ہی حق ہے اور ہدایت ان کے دین کی پیروی کرنے میں ہی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا کہ حق یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے اس کے سابقہ انبیاء پر اور جو کچھ اُن پر نازل کیا گیا ہے اس پر بلا تفریق ایمان لایا جائے۔ اگر وہ ہدایت چاہتے ہیں تو اُن کو اس حق کی پیروی کرنی پڑے گی اور تم پر ایمان لانا پڑے گا ورنہ وہ بھٹکے ہوئے ہوں گے اور ان کی گمراہی کے مقابلے میں اللہ اپنے رسول ﷺ کے لیے کافی ہے۔

اس سب کو بیان کرنے کے بعد وہ بدستور مسلمانوں سے جھگڑا کرتے ہیں اور اس بات پر لڑتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں، اس لیے اللہ اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ ان سے کہو کہ تم ہمارے ساتھ اس بات پر جھگڑا کیسے کر سکتے ہو کہ اللہ صرف تمہارا ہے، تم ہی درست کام کرتے ہو اور جو تمہارے علاوہ ہیں وہ لوگ سب غلط ہیں۔ تمہاری یہ حجت بازی باطل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کا رب ہے، اس کی قربت صرف تمناؤں سے نہیں اعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے اور تمہارے اعمال کا ترازو ہی اس حوالے سے فیصلہ کن ہے خاص کر ہم اللہ سے مخلص اور اپنے ایمان میں سچے ہیں۔

(أَتُحَاجُّونَنَا) "کیا تم ہمارے ساتھ جھگڑتے ہو" استفہام انکاری اور توبیخ (ڈانٹ) ہے یعنی کیا سب کچھ تمہارے سامنے واضح ہونے کے بعد بھی تم ہم سے جھگڑا کرتے ہو۔

(وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ)"اور ہم نے اللہ ہی کے لیے اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں" اس میں یہود اور نصاریٰ میں اخلاص نہ ہونے کا اشارہ ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ کی طرف اولاد منسوب کر کے شرک کا ارتکاب کیا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس سے پاک ہے، اس کے علاوہ بھی ان کے اعمال برے ہیں۔ اور "**الإخلاص**" یہ ہے کہ عمل صرف اللہ کی خاطر ہو، ہر قسم کے شرک اور مفاد سے پاک ہو بلکہ صداقت یہ ہے کہ عمل صرف اللہ جل شانہ کی رضا کے ساتھ خاص ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **إن الله تعالى يقول: من أشرك معي شريكاً فهو لشريكه. يا أيها الناس أخلصوا أعمالكم لله تعالى فإن الله تعالى لا يقبل إلا ما خَلُص له**"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے کسی کو میرا شریک بنایا تو وہ اس شریک کا ساتھی ہے۔ اے لوگو خالص اللہ کے لیے اعمال کرو اللہ تعالیٰ صرف اُس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو"(احمد 4/125)۔

2۔**(أَمْ تَقُولُونَ)** "یا تم کہتے ہو" یہ متواتر قرات ہے:

ا۔**(أَمْ)** "یا" کبھی اپنے ماقبل سے متصل ہوتا ہے یعنی **(قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا)** "کہو کیا تم ہمارے ساتھ جھگڑتے ہو"اور**(أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ)**"یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم" دونوں ایک ہی کلام کا حصہ ہیں، ایک ہی معنی میں ہیں یعنی تم یہ دو کام کرتے ہو: اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل یہودی یا نصرانی تھے۔۔۔ یہ بات جھوٹ ہے اور ان

دونوں باتوں کو جھوٹ قرار دے کر ان کو ڈانٹ دیا گیا ہے۔

ب۔ (أَمْ) کبھی (بل) اور (ھمزہ) کے ذریعے منقطعہ بھی ہوتا ہے اور اس حال میں یہ جھگڑے پر ٹوکنے اور ڈانٹنے کے بعد انبیاء پر جھوٹ باندھنے پر ڈانٹنے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

اس حال میں یہ نیا جملہ (أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى) "یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اسباط، یہودی یا نصرانی تھے "نئے سرے سے بات ہو گی اور سابقہ آیات میں موجود پہلے امر میں داخل نہیں ہو گی۔

معنی یوں ہو گا: یہ صرف بلا دلیل ہی جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ بہت کچھ کہتے ہیں، یہ انبیاء پر بہتان باندھتے ہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی تھے جو کہ جھگڑنے پر ڈانٹنے سے انبیاء پر تہمت لگانے کی طرف منتقل ہونا ہے۔

اس آیت کی ایک اور متواتر قرات بھی موجود ہے (أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ) "یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل" اس قرات کے مطابق (أَمْ) "یا" صرف منقطعہ ہو گا کچھ اور نہیں کیونکہ پہلی آیت کا صیغہ (قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا) "کہو کیا تم ہمارے ساتھ جھگڑتے ہو" براہ راست خطاب ہے جبکہ دوسری آیت کا صیغہ (أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ) "یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل" میں مخاطب سے غائب کی طرف مڑنا ہے متصلہ میں یہ اچھا نہیں ہوتا ہے خطاب میں مخاطب سے غائب کی طرف رخ کیا جائے مگر منقطعہ میں یہ اچھا ہوتا ہے اس لیے یہ صرف منقطعہ ہو گا۔

چونکہ پہلی قرات میں (أَمْ) کے دو متشابہ معانی ہیں، دوسری قرات میں (أَمْ) "یا" کے ایک ہی معنی ہے اس لیے یہ محکم ہے، یوں دو متواتر قراتیں اور محکم متشابہ کو ختم کر دیتے ہیں اس لیے مذکورہ آیت کریمہ میں (أَمْ) منقطعہ ہے، آیت کریمہ کا معنی یہ ہے: یہود اور نصاری صرف بلا دلیل ہی جھگڑا نہیں کرتے بلکہ وہ اس کے علاوہ انبیاء پر بہتان تراشی بھی کرتے ہیں کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اسباط، یہودی یا نصرانی تھے اور اس پر اللہ ان کو ڈانٹتے ہیں کہ:

ا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے بعد آنے والے دوسرے انبیاء سب اللہ کی طرف یکسو مسلمان تھے وہ یہودی یا نصرانی نہیں تھے (قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمْ اللَّهُ) "کہدیجئے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ"۔

ب۔ اُن کو اُن کی کتابوں کے ذریعے یہ معلوم ہے کہ یہ انبیاء یہودی یا نصرانی نہیں تھے بلکہ یہ جان بوجھ کر یہ بات چھپاتے ہیں، ان کی کتابوں میں اللہ کے نازل کردہ کے ذریعے ثابت شدہ شہادت کو چھپانے والے تو ظالموں میں سب سے بڑے ظالم ہیں، (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنْ اللَّهِ) "اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ کی طرف سے اپنے پاس موجود شہادت کو چھپائے"۔

آیت کا اختتام اس بات پر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کسی چیز سے غافل نہیں، یہ شہادت چھپا کر اور انبیاء پر بہتان باندھ کر جس چیز کو ظاہر کرتے ہیں یا چھپاتے ہیں، اللہ وہ سب جانتا ہے اور ان کے دوسرے اعمال کو بھی، اس پر اللہ ان کو سخت سزا بھی دے گا جس کے یہ حق دار ہیں۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ "یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم نے کمایا اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا"

اس آیت کریمہ کو تاکید کے لیے دہرایا گیا، اس آیت کی تفسیر پہلے گزر چکی ہے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

سبحان ربك رب العزةعمايصفون

وسلام على المرسلين

والحمدلله رب العالمين

تمہارا رب ان عیبوں سے پاک ہے جو یہ منسوب کرتے ہیں

اور سلام ہے رسولوں پر

اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5 سے

ہمیں اس طویل اور شدید مصائب کا صبر سے مقابلہ کرنا ہے کہ یہی اس دنیا کے بعد کی زندگی میں کامیابی کا راستہ ہے، اور وہ جنت کی زندگی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں، يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لئے کمربستہ رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے" (آل عمران: 200)

صبر یہ ہے کہ جابر کے ظلم کے باوجود اس کے سامنے حق بات کی جائے

تحریر: مصعب عمیر، پاکستان

یہ بات شاید اس سے پہلے اتنی واضح نہ تھی کہ پوری دنیا میں جابروں کے سامنے حق بات پر قائم رہنے کے شدید نتائج ہوتے ہیں۔ تمام علاقوں سے بڑھ کر ایک علاقہ ایسا ہے کہ جسے تیونس سے لے کر ملائیشیا اور شام سے لے کر پاکستان تک میں موجود خلافت کے داعی یاد کرتے ہیں اور اس سے تحریک لیتے ہیں جب وہ خود جابروں کے ہاتھوں مظالم کا سامنا کرتے ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جو سابق سویت یونین کا حصہ تھے اور اس کے ٹوٹنے کے بعد ان کے نام روس، ازبکستان، تاجکستان، کرغیستان اور قازقستان ہیں۔ ان ممالک میں روزانہ ہزاروں مرد و خواتین کو صرف ایک مقصد کے لئے تشدد اور تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے افکار اور جس طریقے پر زندگی گزارتے ہیں اس سے دستبردار ہو جائیں خصوصاً اس راستے پر چلنے سے دستبردار ہو جائیں جس کے تحت حزب التحریر کے ساتھ مل کر اسلامی طرز زندگی کی واپسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ 24 مارچ 2016 کو روس کی ریاست تاتارستان کی خصوصی سروس نے مسلمانوں کے گھروں کی حرمت کو پامال کیا اور ان کی خواتین کو پکڑ لیا۔ نو (9) مسلم خواتین کو پکڑنے کے بعد ان میں سے تین کو حزب التحریر سے تعلق رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ روسی قوانین کے مطابق یہ الزام دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے۔ پکڑی جانے والی خواتین میں احمتزینوف علینسور، دو چھوٹے بچوں کی والدہ ہیں جس میں ایک نوزائیدہ ہے، محمتزینوف گولیا، دو چھوٹے بچوں کی والدہ اور فاراحوف عیرینا، دو چھوٹے بچوں کی والدہ ہیں جس میں ایک نوزائیدہ ہے، شامل ہیں۔ قازقستان میں 25 اپریل 2016 کو ریڈیو لبرٹی نے ایک مضمون حزب التحریر کے رکن رافیز گالیولن کے متعلق جاری کیا جنہیں ابلتا ہوا پانی پینے اور تیز گرم کھانا کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہیں رفع حاجت کے لئے غسل خانہ استعمال کرنے نہیں دیا جاتا، نیند سے محروم رکھا جاتا ہے اور انہیں تب دق کی بیماری میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی جب انہیں ان لوگوں کے ساتھ قید کر دیا گیا جو اس بیماری میں مبتلا تھے۔ ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ حزب التحریر کی برائی بیان کریں اور یہ کہیں کہ "جو لوگ حزب کی پیروی کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں"۔ تاجکستان میں دس سالوں کے دوران تین سو سے زائد حزب التحریر کے اراکین کو طویل قید کی سزائیں دیں گئیں اور انہوں نے یہ سزائیں پوری کیں جبکہ اس عرصے میں کچھ اراکین نے جیل میں شہادت کو گلے لگالیا۔ اسی طرح ازبکستان میں شہادت کے رتبے کو پانے والے خلافت کے داعیوں کا ایک طویل کارواں ہے جنہیں کریموف نے شہید کیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جلد خلیفہ راشد کے ہاتھوں اس کو نمونہ عبرت بنا دے۔

جو چیز مخلص مسلمان کو اللہ سبحانہ و تعالی کی رضا کے حصول کے لئے حوصلہ اور ہمت دیتی ہے وہ شدید اور طویل ظلم کا صبر سے سامنا کرنا ہے۔ یقیناً صبر کا مطلب یہ ہے کہ ہم حق و سچ بات بولیں اور اس پر عمل کریں اور اللہ سبحانہ و تعالی کی راہ پر چلنے کی وجہ سے آنے والے شدید مصائب کا بغیر کسی کمزوری، مصلحت اور دستبرداری کے، سامنا کریں۔ حکمرانوں کی ترجمان صبر کا جو مطلب بتاتے ہیں وہ مطلب صبر کا قطعاً نہیں ہیں، یعنی لوگوں سے خود کو الگ کر لینا اور ان کے امور سے لاپرواہ ہو جانا اور ظالموں کو کھلا چھوڑ دینا کہ وہ ظلم کرتے رہیں چاہے امت کے علاقوں کی حرمت پامال کریں، اس کے وسائل کو لوٹیں اور ان کے دین کا مذاق اڑائیں۔ انسانوں میں موجود یہ شیاطین چاہتے ہیں کہ ہم حق و سچ بولنے کی ہمت نا کریں یا وہ اعمال اختیار نہ کریں جس سے اللہ سبحانہ و تعالی راضی ہوتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم خاموش رہیں، اپنے گھر اور دیگر دنیاوی کاموں میں مشغول رہیں، خود کو ایک روزمرہ کی زندگی میں مصروف رکھیں اور خود کو اس دھوکے میں مبتلا رکھیں کہ ہم صبر کر رہے ہیں، لہٰذا ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہیں گے۔ نہیں یہ وہ صبر نہیں ہے جس کے متعلق اللہ نے باغوں کا وعدہ کیا ہے: إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ "صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا" (الزمر:10)۔ نہیں یہ صبر نہیں بلکہ بزدلی ہے جس سے بچنے کی رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُم إِنِّي أَعُوْذ بِك مِن الْهَم و الْحَزَن , و أَعُوْذ بِك مِن الْعَجْز و الْكَسَل , و أَعُوْذ بِك مِن الْجُبْن و الْبُخْل , و أَعُوْذ بِك مِن غَلَبَة الدَّيْن و قَهْر الرِّجَال "اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہو پریشانی اور غم سے، کاہلی و کمزوری سے، بزدلی اور کنجوسی سے، اور ایسے قرضے سے جو حاوی ہو جائے اور انسان کے ظلم سے"۔

انسانوں میں موجود سرگوشیاں کرنے والے شیاطین اپنے ظلم کے خلاف ہمارے صبر کا مذاق اور تمسخر اڑاتے ہیں۔ جب خلافت کے داعی پوری استقامت کے ساتھ تفتیش، تشدد اور طویل قید کا سامنا کرتے ہیں تو حکومتوں کے غنڈے ان کے گھر والوں، دوستوں اور روزگار کے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہیں اور ان سے

خلافت کے داعیوں سے قطع تعلقی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے خود اپنے لیے مشکلات کو چنا ہے۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلاهُمْ ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ ، وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ "جب اللہ عزوجل لوگوں سے محبت کرتے ہیں تو ان کا امتحان لیتے ہیں۔ وہ جو صابر ہے اسے صبر دیا جائے گا۔ اور جو غم کو ظاہر کرتا ہے اسے غم دیا جائے گا"۔ تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا "کسی مسلمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا سوائے اس کے کہ اللہ اس کے گناہ ایسے ہٹا دیتے ہیں جیسے درخت سے گرنے والی پتیاں" (متفقہ علیہ)۔ اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: عَجَبًا لأَمْرِ المؤمنِ إنَّ أمْرَه كُلَّهُ لهُ خَيرٌ ليسَ ذلكَ لأَحدٍ إلا للمُؤْمنِ إنْ أصابتهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فكانتْ خيرًا لهُ وإنْ أصابتهُ ضَرَّاءُ صَبرَ فكانتْ خيرًا لهُ "عجائب مؤمن کے معاملات ہیں۔ اس کے لئے اس کے تمام امور میں خیر ہے اور ایسا صرف ایمان والے کے لیے ہی ہے۔ جب اس کے ساتھ کچھ اچھا ہوتا ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے اچھا ہے، اور جب اس کے ساتھ کچھ ناگوار ہوتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ اس کے لئے اچھا ہے" (مسلم)۔

خلافت کے داعیوں اور ان کے خاندان والوں، دوستوں اور ملنے والوں کو حکومتوں کے غنڈوں کی سرگوشیوں کو انہی کے منہ پر دے مارنا چاہیے۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آج بھی اُسی قدر صبر کی ضرورت ہے جس قدر ماضی میں رسول اللہ ﷺ کے وقت جابروں کا سامنا کرتے ہوئے صبر کی ضرورت تھی۔ ماضی کی طرح آج بھی اُسی صبر کی ضرورت ہے جو استقامت کو مضبوطی عطا کرتا ہے اور جنت کو جانے والے راستے کو قریب کر دیتا ہے۔ حکومتوں کے غنڈوں کے ہاتھوں تشدد کا سامنا صبر سے کرنا رسول اللہ ﷺ کے صبر جیسا ہے۔ حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مارا یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور چیخنے چلانے لگے اور کہا: تکلیف پہنچے تمہیں! تم اس لیے ایک شخص کو مارتے ہو کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا پاگل آدمی ہے"۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا صبر تھا کہ انہوں نے ابو لہب کے پتھر کھائے اور ان کے ٹخنوں اور ران سے خون بہنے لگا جب رسول اللہ ﷺ ذل مجاز کے بازار میں لوگوں سے مخاطب ہوئے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ , قُولُوا : لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا "اے لوگو، کہو کہ کوئی خیر نہیں سوائے اللہ کے اور تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا صبر تھا جو انہوں نے اسلام پر قائم رہنے کے لئے اختیار کیا تھا جس کے متعلق مسلم روایت کرتے ہیں: "میں مکہ آیا اور ایک غیر اہم آدمی سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ صابی ہے۔ اس کے بعد وادی کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں کھڑا ہوا، میں نے دیکھا کہ میں سرخ بت کی طرح نظر آ رہا ہوں۔۔"۔ یہ بلال رضی اللہ عنہ کا صبر ہے جنہیں لوہے کا خول پہنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا اور پھر سڑکوں پر گھسیٹا گیا تا کہ وہ اپنے اسلام سے دستبردار ہو جائیں۔ اور یہ یاسر رضی اللہ عنہ کا صبر ہے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے کہا: صَبْراً آلَ يَاسر فإنَّ مَوْعِدَكُم الجَنَّة "اے آل یاسر صبر کرو یقیناً تمہاری جگہ جنت میں ہے"۔

خلافت کے داعیوں اور ان لوگوں کو جو ان سے محبت اور ان کی حمایت کرتے ہیں، کو چاہیے کہ وہ اس دین کی خاطر ایک مضبوط دیوار کی مانند آگے بڑھیں یہ جانتے ہوئے کہ صبر کا بدلہ معافی اور رحم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ - الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّـا إِلَيْهِ رَاجِعونَ - أُولَـئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ "اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ 'ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے'، انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رُو ہیں" (البقرۃ: 157-155)۔ ہمیں حق و سچ بات کرنی ہے اور صبر کے ساتھ اس کے نتائج کا سامنا بھی کرنا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ امتحان سچے اور جھوٹے کے فرق کو واضح کر دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں، وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ "ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تا کہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور صابر کون ہیں" (محمد: 31)۔

بقیہ صفحہ 3 پر

حقیقی آزادی

تحریر: افضل قمر

خلافت کے مکمل خاتمے سے قبل اس کو کافی کمزور کیا گیا۔ اس کی کمزوری کے دو محرکات تھے۔ اول، خلافت کو سرمایہ دار معاشی نظام اپنانے پر مجبور کیا گیا اور پھر 1878 میں مغربی لیگل کوڈ مجلہ کو اپنانا۔ پھر ینگ ٹرکس کی جانب سے لایا جانے والا انقلاب۔ خلافت کے خاتمے کو جنگِ عظیم اول میں خلافت کی شکست کا نتیجہ بنا دیا گیا۔ اسی دوران جنگِ عظیم اول سے قبل مسلم علاقوں کو نو آبادیوں میں بانٹا جا رہا تھا۔ انڈیا 1857 کی جنگِ آزادی کی بعد برطانوی نو آبادی بن چکا تھا۔ روس کا وسطی ایشیا میں خانیطس کے ساتھ معرکہ پہلے ہی پیش آچکا تھا، اور نیدرلینڈ (ہالینڈ) انڈونیشیا کو نو آبادی بنا چکا تھا۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آج کے تین بڑے مسلم ممالک، پاکستان، انڈونیشیا اور مصر میں سے پہلے دو کبھی بھی عثمانی خلافت کا حصہ نہیں رہے اور تیسرا سوئز کنال کی وجہ سے اس سے الگ ہو گیا۔ عام طور پر اس طرف توجہ نہیں دی جاتی، لیکن نو آبادیاتی نظام کے تحت دنیا کے مسلمانوں کے ایک نہیں دو مسائل تھے۔ صرف یہ نہیں کہ مغربی نظام سے نجات حاصل کی جائے بلکہ خلافت کے دائرہ میں واپسی کیسے ہو۔ ان تجربات میں سے ایک سب سے اہم انڈیا کا تھا، جو کہ محمود غزنوی کے دور سے خلافت کا حصہ نہیں تھا، ماسوائے اس سرسری تعلق کے جب دہلی سلطنت نے عباسی خلیفہ سے اہلیت چاہی۔ انڈیا کی حیثیت ایک مقابل کی سی رہی، جس میں مغل شہنشاہوں نے عثمانی خلفاء کا اثر قبول نہیں کیا۔ انڈیا برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ چڑھا، جس نے آخر کار 1857 کی بغاوت کے بعد اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا، اور پھر اسکے بعد براہِ راست برطانوی قبضہ میں آگیا۔

اس کا مطلب تھا کہ انڈیا کے مسلمانوں کو خلیفہ بر حق کا تعین کرنا تھا۔ فطری جواب استنبول کا خلیفہ تھا۔ اس حقیقت کے اوپر بھی کچھ گفت ُ شنید ہو سکتی ہے کہ مسلمان برطانوی راج کو اس حد تک جائز حکومت سمجھنا شروع ہو گئے تھے کہ وہ اس کی سرکاری ملازمتوں اور فوج کا حصہ بن رہے تھے۔ وفاداری کا اصل امتحان پہلی جنگِ عظیم کے ساتھ آیا، جب بھارتی فوج جن میں مسلمان بھی شامل تھے فلسطین میں ترکوں کے ساتھ لڑنے کے لیے اور پھر عرب زمین پر قبضہ کے لیے بھیجے گئے۔

> نو آبادیاتی نظام کے تحت دنیا کے مسلمانوں کے ایک نہیں دو مسائل تھے۔ صرف یہ نہیں کہ مغربی نظام سے نجات حاصل کی جائے بلکہ خلافت کے دائرہ میں واپسی کیسے ہو۔

یہ اسطرح ہے کہ برطانیہ نے ایک نو آبادیاتی مرحلہ کی افواج کو دوسرے کے قیام کے لیے استعمال کیا۔ یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ سائکس پیکو معاہدے کے تحت فرانس اور برطانیہ نے خلافت کے عرب علاقے کو اپنے مابین تقسیم کر لیا تھا اور دونوں نے نو آبادیاتی افواج کو استعمال کیا تھا۔ برطانیہ نے انڈیا اور فرانس نے سینگال سے، اور اسطرح دونوں نے مسلم افواج کو استعمال کیا۔ البتہ اس تجربے کا نتیجہ یہ نکلا کہ انڈیا کے مسلمانوں کو اس مسئلہ کا احساس ہوا۔ اس کی وضاحت مولانا محمد علی جوہر نے اس وقت کی جب انہوں نے برٹش انڈیا آرمی کے اندر موجود مسلمانوں کو پکارا کہ وہ خلافت کی حمایت کریں اور اس کے خلاف نہ لڑیں۔ انہوں نے اس کی حمایت میں تحریری مواد تقسیم کیے، جس کی وجہ سے ان پر بغاوت کا مقدمہ چلا اور سزا ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں تحریکِ خلافت شروع ہوئی۔

مسلمان تقسیم ہو کر رہ گئے تھے۔ ایک طرف تو وہ یہ خواہش رکھتے تھے کہ برطانیہ کے ساتھ وفادار ہوں تو دوسری طرف یہ بھی خواہش رکھتے تھے کہ خلافت کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ خلافت کا انہدام اپنی جگہ انتہائی اہم تھا، مزید بر آں یہ کہ مسلم فوجی اس کے خلاف استعمال ہوں، اس نے ایک نازک صورتِحال پیدا کر دی۔ افواج کی وفاداری پر سوالیہ نشان آگیا، اور اگر ایک دفع کسی ایک عقیدے کے فوجی نے یہ سوال اٹھا دیا کہ آخر وہ کیوں لڑ رہے ہیں تو پھر باقی فوجیوں کو یہ سوال پوچھنے سے کون روکتا۔

یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ موہن داس گاندھی نے تحریکِ خلافت کی حمایت کی تا کہ جنوبی افریقہ سے واپسی کے بعد عوامی پزیرائی حاصل کر سکیں۔ اس کا کہنا تھا کہ مسلمان انڈین قوم کا حصہ ہیں، لہٰذا اگر ہندو باہمی تعلق چاہتے ہیں تو انہیں مسلمانوں کے تحفظات میں حصہ دار بننا ہو گا۔ سو اسطرح وہ تحریکِ خلافت کے راہنماؤں کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گیا

کہ وہ آزادی کی حمایت کریں اور ساتھ ساتھ خلافت کی حفاظت کے لیے بھی لڑیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ خلافت کے خاتمے نے انڈیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا جبکہ آزادی نے نہیں۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم لیگ کے راہنماؤں کو اس میں حصہ لینا پڑا۔ اس نے بہت سے لوگوں کو متحرک کیا کہ یا تو وہ پہلی بار سیاست میں حصہ لیں یا پھر اپنی پہلے سے جاری سیاسی سرگرمیاں بڑھادیں۔

خلافت ختم ہوگئی اور تحریکِ خلافت نے اپنا وجود کھو دیا، وہ جو انڈین سیاست میں رہنا چاہتے تھے لیکن ان کو یہ چننا تھا کہ وہ آزادی ایک متحد انڈیا کے لیے چاہتے ہیں یا مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ ارضِ وطن چاہتے ہیں۔ آزادی کی طرف جانے والے دونوں راستوں کا نتیجہ جمہوریت تھا۔ خلافت کا انتخاب ناممکن نظر آرہا تھا۔

یہ بات واضح لگتی ہے کہ برطانیہ جو کہ اس وقت کی دنیا کی صفِ اول کی طاقت تھی، خلافت کا خاتمہ چاہتی تھی، مگر اسطرح کے اس کی واپسی کے لیے کوئی بھی دعوے دار سامنے نہ آسکے۔ اس کے پس منظر میں نظر آتا ہے کہ کس طرح مکہ کے شریف حسین کا دعوی پس پشت ڈالتے ہوئے اس کو اور اس کے بیٹوں کو جزیرۃ العرب سے باہر بادشاہتیں دے کر ٹرخایا گیا، جن میں سے آج صرف اُردن باقی ہے۔ خلافت کے خاتمے کو یقینی بنانے میں برطانیہ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جنگِ عظیم اول کے بعد ترکی پر اس کے فرانس کے ساتھ مشترکہ قبضہ کے دوران اس نے خلافت کے خاتمہ تک کام کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ واحد عرب راہنما جس نے خلافت کے خاتمے کے بعد بادشاہ بننا چنا وہ مصر کا بادشاہ تھا، جس نے عثمانیوں کے عطا کردہ خطاب 'خدیف' کو بادشاہ میں بدل لیا۔ سعودی عبدالعزیز جزیرہ کا بادشاہ بنا اور شریف حسین نے بھی شاہی خطاب اپنا لیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح مسلمان حکمرانوں نے مقتدر ہونے کے مسئلہ کو خلیفہ بنے بغیر حل کیا۔ خلیفہ اور سلطان کی علیحدگی کے پرانے حل کو بھی ترک کر دیا گیا، اقتدارِ اعلی کا تصور پوری دنیا میں پھیلے ہونے سے بدل کر جغرافیائی حدود میں مقید کر دیا گیا، جیسا کہ ایک اقتدار ہو جو بہت سے مختلف اقتداروں میں سے ہو نہ کے پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہو..

بہر حال آزادی زیادہ تر کے لیے ایک نوآبادی سے ایک جمہوریہ تک کا سفر تھا۔ برطانوی نوآبادیوں کو وقتی طور پر ڈومینین حیثیت ملی، مگر تمام علاقوں میں اقتدار مقامی خواص کو منتقل ہوا، جنھوں نے سابق نوآبادیاتی مالکوں کی جگہ لے لی۔ یہ سب نوآبادیوں کا تجربہ تھا نہ کے صرف مسلمانوں کا، لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ اگر خلافت ہوتی، تو ایک تازہ دباؤ یہ ہوتا کہ سابق نوآبادی خلافت کا حصہ بنے، جس کے سامنے کوئی علاقائی خواص کھڑے نہ ہو پاتے۔

یہ بات قابلِ تحقیق ہے کہ نوآبادیاتی طاقتوں نے یہ یقینی کیوں بنایا کہ نوآبادیاتی نظام کے خاتمہ سے پہلے خلافت ختم ہو، جو کہ مسلم دنیا کو آزاد کر دیتی۔ یہ بھی دیکھا جائے کہ سلطنتِ روس کے زوال نے وسطی ایشیا کی جمہوریتوں کے لیے آزادی کے دروازے کھول دیے تھے۔ خلافت کے تُرک تعلقات کا خاتمہ ضروری تھا۔ یقیناً، یہ بہترین تھا کہ خلافت ختم ہو، اور یہ یقینی ہو جائے کہ وسطی ایشیا روس کی آبادی رہے۔ درحقیقت وسطی ایشیا کو سوویت یونین کے زوال تک تصوراتی آزادی بھی نہ مل سکی، اور ابھی بھی روسی دور کے حکمران برسرِ اقتدار ہیں۔

آزادی کے حصول سے جو مقصود تھا وہ حاصل نہ ہوا۔ لہٰذا اگلا قدم صرف خلافت کے حصول سے ممکن ہے۔ یہ صرف اتفاق نہیں ہے کہ کُل عالم کے مسلمان خلافتِ راشدہ کی طرف ایک مثالی اندازِ حکومت کے طور پر دیکھتے ہیں، اگرچہ کچھ طویل عرصہ سے مسلم نظام تلے نہیں رہے۔ پہلے نوآبادیتوں کے نیچے اور پھر ان کے چھوڑے ہوئے خواص کے۔

بقیہ صفحہ 10 سے

لہٰذا جب تک نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا اور اسلام کا معاشی نظام نافذ نہیں ہوتا، پاکستان اور اس کے عوام اس حقیقی معاشی ترقی کی منزل کو حاصل نہیں کرسکتے جس کی وہ بھرپور استعداد رکھتے ہیں۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھی ہمیں اس بات سے خبردار کر دیا ہوا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً

"اور جو میرے اس ذکر (قرآن) سے منہ موڑے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی"(طہٰ:124)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

رمضان جمہوریت کے خاتمے اور منہج نبوت ﷺ پر خلافت کے قیام کا تقاضا کرتا ہے

رمضان، وہ ماہِ مبارک ہے جس میں قرآن کا نزول ہوا اور جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کے مواقع کئی گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جو ماضی میں عظیم فتوحات کا شاہد رہا ہے۔ یہ وہ وقت تھا، جب اس امت کی سربراہی ایسی سیاسی و فوجی قیادت کے ہاتھوں میں تھی جو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتی تھی اور اس کے احکامات کے ساتھ مخلص تھی، قطع نظر اس کے کہ اُس راہ میں کتنی ہی سخت رکاوٹیں اور مصائب کیوں نہ ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ "یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو آگاہ کیا ہے"(النساء:105)۔

تاہم، مسلمان آج رمضان میں اللہ کو راضی کرنے سے کہیں دور ہیں کیونکہ ان پر ایسی سیاسی و فوجی قیادت مسلط ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نہیں ڈرتی، کتابِ حق سے ہٹ کر حکمرانی کرتی ہے اور صرف اپنے ذاتی مفادات کو مقدم رکھتی ہے یہاں تک کہ اِن کی مالی کرپشن اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کئی دہائیوں سے میسّر خفیہ ذرائع کے باوجود اب اِس کرپشن کو دنیا کی آنکھوں سے اوجھل رکھنا ممکن نہیں رہا۔ یقیناً یہ بات واضح ہے کہ جو لوگ موجودہ نظام سے منسلک ہیں وہ سر سے لے کر پاؤں تک اربوں روپوں کی کرپشن میں ڈوبے ہوئے ہیں، چاہے وہ حکمرانوں میں سے ہوں یا اپوزیشن میں سے، سیاسی قیادت میں سے ہوں یا فوجی قیادت میں سے۔ مزید برآں، کرپشن، چاہے مالی ہو یا کوئی اور، موجودہ نظام میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن ہے کیونکہ جمہوریت ذاتی خواہشات اور ارادوں پر مبنی نظام ہے، جو حکمرانوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی مفادات یا اپنے مغربی آقاؤں کے مفادات کے مطابق قوانین میں جوڑ توڑ کر سکیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کو پسِ پشت ڈال دیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ "آپ ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کیجئے، اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے نازل کردہ کسی حکم سے بہکانہ دیں"(المائدہ:49)۔

ہر قسم کی کرپشن کا خاتمہ، چاہے مالیاتی ہو یا کوئی اور کرپشن، صرف تب ہی ممکن ہے جب جمہوریت کا خاتمہ کیا جائے اور منہج نبوی ﷺ پر خلافت کا دوبارہ قیام کیا جائے

بے شک یہ جمہوریت ہی ہے جس کی بدولت فوجی و سیاسی قیادت امت کی دولت لوٹ رہی ہے، وہ بھی ایسے وقت میں جب امت کے معاملات تار تار ہوئے پڑے ہیں، اور امت بدترین غربت کا شکار ہے باوجود اس کے کہ یہ امت بے انتہا وسائل کی مالک ہے۔ اور ایسے وقت میں جب اس کے علاقے شام سے لے کر فلسطین تک اور افغانستان سے مقبوضہ کشمیر تک کفار کے قبضے میں ہیں اور تباہ کن جنگوں کا شکار ہیں باوجود اس کے کہ یہ امت مجموعی طور پر دنیا کی سب سے بڑی فوج کی مالک ہے۔ جمہوریت کی بنیاد سیکولرازم پر ہے جو تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے پیارے دین، اسلام کو اپنی زندگیوں سے علیحدہ کر دیں اور یوں یہ جمہوریت ہر قسم کی کرپشن کی محافظ بن کر، معاشی بدحالی سے لے کر خارجی معاملات تک میں ذلت و رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ اب بھی اگر کوئی جمہوریت سے امیدیں وابستہ کرتا ہے تو وہ خود کو اپنے ہی ہاتھوں ملامت سے دوچار کر کے مستقل مایوسی کے اندھیروں میں دھکیل رہا ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

ہر قسم کی کرپشن کا خاتمہ، چاہے مالیاتی ہو یا کوئی اور کرپشن، صرف تب ہی ممکن ہے جب جمہوریت کا خاتمہ کیا جائے اور **منہج نبوی ﷺ پر خلافت** کا دوبارہ قیام کیا جائے اور اِس کے لئے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم **حزب التحریر** کے ساتھ مل کر عملی تبدیلی لانے کے لئے کام کریں جس تبدیلی کے ہم خواہشمند ہیں اور جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ **حزب التحریر** اسلام کو بطور نظامِ زندگی اور بطور ریاست و آئین واپس لانے کیلئے پر عزم اور بھرپور انداز میں تیار ہے۔ حزب التحریر نے، اقتصادی نظام سے لے کر تعلیمی پالیسی تک، ریاستِ خلافت کا مکمل ڈھانچہ ترتیب دیا ہے جو کہ قرآن اور سنت پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس ریاستِ خلافت کے لئے 191 دفعات پر مشتمل ایک جامع آئین بھی تیار کر رکھا ہے۔ مزید

برآں، حزب التحریر نے، مردوں اور عورتوں پر مشتمل قابل سیاست دانوں کی قیادت بھی تیار کر رکھی ہے، جو ظالم حکمرانوں کی طرف سے دی جانے والی تمام تر ایذارسانی اور مصائب کے باوجود ظلم کے خلاف برسرِ پیکار ہیں اور جو کسی کا خوف نہیں رکھتے سوائے اللہ کے اور جو رسول اللہ ﷺ کی بشارت پر مطمئن ہیں کہ پھر سے **منہج نبوی ﷺ پر خلافت** قائم ہوگی، **ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ** "پھر ظلم کی حکمرانی ہوگی، اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ جب چاہے گا اس کا خاتمہ کردے گا۔ اس کے بعد پھر نبوت کے منہج پر خلافت قائم ہو گی، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے "(احمد)۔

اے افواج پاکستان کے افسران!

آج آپ **منہج نبوی ﷺ پر خلافت** کے دوبارہ قیام کیلئے ایک مضبوط اور با اثر عالمی تحریک کا مشاہدہ کر رہے ہیں، جہاں امت اپنے خلاف ہونے والی مغربی استعماری طاقتوں کی تمام تر سازشوں کو بالائے طاق رکھ کر اسلام کے لئے عظیم الشان قربانیاں دے رہی ہے۔ اور آپ اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ راحیل-نواز حکومت نے **منہج نبوی ﷺ پر خلافت** کے قیام کی جدوجہد کرنے والے نڈر اور باخبر داعیوں میں سے **حزب التحریر** کے شباب کے خلاف ظلم و جبر کا بازار گرم کر رکھا ہے کیونکہ حکومتی مشینری اس بات سے خوفزدہ ہے کہ وہ اپنے ہدف میں کامیابی حاصل کرنے کے قریب ہیں۔ آپ اس فیصلہ کن جدوجہد میں محض خاموش تماشائی نہیں بن سکتے کیونکہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان میں حقیقی تبدیلی لانے کی طاقت صرف آپ مسلح افواج ہی کے پاس ہے، اور یہی صورتحال دوسرے مسلم ممالک میں بھی ہے۔ یہ مسلح افواج کی خاموشی یا حمایت ہی ہے جس کی بناء پر پچھلی سات دہائیوں سے جمہوریت برقرار ہے اور صرف چہرے تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ کرپشن کی محافظ 'جمہوریت'، آج تک صرف اس لئے برقرار ہے کیونکہ آپ کی قیادت میں موجود غداروں نے آپ کی عظیم طاقت کو ہمیشہ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے استعمال کیا ہے، چاہے وہ نظام جمہوریت ہو یا آمریت۔ آپ اپنی اس قوت اور طاقت کے ناجائز استعمال کو کیسے قبول کرسکتے ہیں جبکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس ملک اور اس کے لوگوں کی حفاظت کا عہد کر رکھا ہے؟

اور آپ اپنی طاقت کے ناجائز استعمال کو کیسے قبول کرسکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے جس منہج کو تمام تر مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود مسلسل اپنائے رکھا اور اسی منہج پر اسلامی ریاست کا قیام کیا، اُس منہج میں آپ ﷺ نے اہلِ قوت ہی سے نصرۃ (مادی مدد) طلب کی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود آپ کے پیشروؤں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے اسلام کے مکمل، ہمہ گیر اور فوری نفاذ کے لئے نصرۃ طلب کی۔ رسول اللہ ﷺ صبر و استقامت کے ساتھ اسی منہج پر چلتے رہے، اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ کرتے ہوئے اور نہ انہوں نے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کی، یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم کے ذریعے آپ ﷺ کو کامیابی عطا فرمائی، جو تعداد میں کم مگر مخلص اور بہادر جنگجوؤں کا گروہ تھے جنہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر دوسری بیعتِ عقبہ کی، جسے بیعت الرجال اور بیعتُ الحرب بھی پکارا گیا۔

حزب التحریر آپ کے سامنے اپنے امیر، مشہور فقیہ اور سیاست دان، شیخ عطا بن خلیل ابوالرشتہ کی قیادت میں موجود ہے اور آپ کو پکارتی ہے کہ آپ **منہج نبوی ﷺ پر خلافت** کے فوری قیام کیلئے نصرۃ فراہم کریں۔ یہ ہے وہ کام جس کے ذریعے آپ اس دنیا میں عزت اور آخرت میں اجر کے حقدار بن جائیں گے۔ لہٰذا ہم آپ میں سے ہر ایک سے اس عظیم اجر والے مہینے میں مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ **حزب التحریر** کو نصرۃ فراہم کریں۔ ہم آپکو اُس اجرِ عظیم کی یاددہانی کرواتے ہیں جو آپ کے آباؤ اجداد اور طاقت و قوت میں آپ کے بھائیوں کا مقدر بنا، جنھوں نے مدینہ میں اسلام کو ایک ریاست اور حکمرانی کی صورت میں قائم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کو نصرۃ فراہم کی تھی، یعنی انصارِ مدینہ، جن میں سعد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ بلا شبہ، سعد رضی اللہ عنہ کی عظمت یہ ہے کہ جب ان کا انتقال ہوا اور ان کی والدہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا کہ، **ليرقأ (لينقطع) دمعك، ويذهب حزنك، فإن ابنك أول من ضحك الله له واهتز له العرش** "تمہارے آنسو رُک جائیں گے اور تمہارا غم کم ہو جائے گا اگر تم یہ جان لو کہ تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لئے اللہ مسکرایا اور اس کا عرش لرز گیا"(الطبرانی)

20 شعبان 1437 ہجری — **حزب التحریر**

27 مئی 2016 — **ولایہ پاکستان**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اس کام میں مخلوق کی اطاعت نہ کرو جو اللہ کی نافرمانی پر مبنی ہو"(احمد)

قومی بجٹ 17-2016

پاکستان کا بجٹ آئی ایم ایف کا، آئی ایم ایف کے ذریعے اور آئی ایم ایف کے لئے ہے

3جون 2016 کو راحیل-نواز حکومت کے وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے پاکستان کا بجٹ 17-2016 پیش کیا۔ اس بجٹ اور اس سے پہلے پیش کیے جانے والے تمام بجٹ، چاہے وہ جمہوری حکومتوں نے پیش کیے تھے یا آمریت نے، سرمایہ دارانہ پالیسیوں پر مبنی بجٹ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بجٹ کا تقریباً ایک تھائی حصہ قرضوں اور قرضوں پر سود کی ادائیگی پر خرچ ہو جاتا ہے جبکہ استعماری ممالک کے ہاتھوں ظلم کے شکار کئی دیگر ممالک کی طرح پاکستان بھی ان قرضوں کو کئی بار ادا کر چکا ہے لیکن پھر بھی سود کی وجہ سے اس جال میں پھنسا ہوا ہے۔ قرض کا یہ جال عام آدمی پر ٹیکسوں کا بوجھ بڑھاتے رہنے کے بوجود بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اسی طرح یہ بجٹ بھی پچھلے تمام بجٹوں کی طرح استعماری ہدایات کے مطابق ہی بنایا گیا ہے۔ اس بات کا ثبوت حکومت پاکستان کا وہ لیٹر آف انٹنٹ ہے جو اس نے 10 مارچ 2016 کو آئی ایم ایف کی ڈائریکٹر کرسٹین لیگارڈ کے نام لکھا۔ اس خط میں راحیل-نواز حکومت نے آئی ایم ایف سے کہا کہ "جیسا کہ تمام آئی ایم ایف معاہدوں کا اصول ہے، ہم اس خط میں ذکر کیے گئے اقدامات میں تبدیلی یا نئے اقدامات اٹھانے سے قبل جو کہ پروگرام کے اہداف سے مختلف ہوں گے، آئی ایم ایف سے مشورہ کریں گے اور اس پروگرام کی نگرانی کے لئے درکار ضروری معلومات سے آئی ایم ایف کو آگاہ کریں گے"۔ اس خط کو پڑھنے سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ راحیل-نواز حکومت نے پاکستان کی اقتصادی خود مختاری آئی ایم ایف کی پاس گروی رکھ دی ہے اور بجٹ 17-2016 بھی آئی ایم ایف کا بجٹ، آئی ایم ایف کے ذریعے اور آئی ایم ایف کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

راحیل-نواز حکومت نے معاشی ترقی کے ثبوت کے طور پر اسٹاک مارکیٹ میں ہونے والی ترقی اور خاص طور پر پاک-چین معاشی راہداری کی بہت زیادہ تشہیر کر رہی ہے کہ یہ منصوبہ "کھیل بدل دے گا"۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں اسٹاک مارکیٹ کی ترقی اور بڑے سے بڑا معاشی منصوبہ صرف اور صرف حکمران اشرافیہ اور ان کے ساتھیوں کی دولت میں مزید اضافے کا ہی باعث بنتا ہے جبکہ عوام دو وقت کی روٹی کے لئے شدید جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سے قبل جب پاکستان میں موٹرویز کا جال بچھایا جا رہا تھا تو یہی کہاں گیا تھا کہ "کھیل بدل دے گا" لیکن اس کے باوجود آج بھی پاکستان میں خود حکومتی اعدادوشمار کے مطابق پچاس فیصد سے زیادہ لوگ خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ اسی طرح یہ حکومت بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو غربت کے خاتمے کے منصوبے کے طور پر پیش کر رہی ہے جو کہ ایک دھوکہ ہے کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس قسم کے منصوبوں سے غربت ختم نہیں ہوتی۔ اس قسم کے منصوبے ایک بہت گہرے، وسیع اور بہتے زخم پر چھوٹی سے پٹی رکھنے جیسا ہے کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام مسلسل ملک کی دولت کو چند مخصوص طاقتور لوگوں کے ہاتھوں میں جمع کرتا رہتا ہے جن کی مالی بدعنوانی اس قدر زیادہ ہیں کہ اس دولت کو چھپانے کے لئے خفیہ ذرائع استعمال کرنے کے باوجود مختلف لیکس کے ذریعے میڈیا اور عوام کے سامنے آ رہی ہیں۔

معاشی ترقی سرمایہ دارانہ بجٹ میں ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ یہ نظام سودی قرضوں، عوامی و ریاستی املاک کی نجکاری اور غریب پر ٹیکس لگا کر دولت کے ارتکاز پر مبنی ہے۔ یہ تمام اقدامات استعماری طاقتوں کے مطالبات ہوتے ہیں جنہیں آئی ایم ایف کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے تا کہ پاکستان کبھی بھی بڑی طاقتوں کے لئے چیلنج نہ بن سکے۔ معاشی ترقی صرف اور صرف اسلام کے معاشی نظام کے نفاذ کے ذریعے ہی ممکن ہے جسے ریاست خلافت نافذ کرتی ہے۔ اسلام کا معاشی نظام دولت کے چند ہاتھوں میں ارتکاز کو نہیں بلکہ اس کی تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ اسلام قرضوں پر سود کا خاتمہ کرتا ہے، صرف شرعی محاصل جس میں زکوۃ، عشر اور خراج شامل ہیں، کو وصول کرنے کی اجازت دیتا ہے، تیل، گیس، بجلی اور معدنی ذخائر کو عوامی ملکیت قرار دیتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی وسیع دولت کو عوامی ضروریات پر خرچ کرتا ہے، انکم ٹیکس و جنرل سیلز ٹیکس جیسے غیر شرعی ٹیکسوں کی ممانعت کرتا ہے، اور ہنگامی ٹیکس صرف اس صورت میں لگاتا ہے جب اس کی ضرورت ہو اور وہ بھی صرف امراء پر نا کہ تمام مسلمانوں پر اس بات کو دیکھے بغیر کہ اس سے ان پر کس قدر بوجھ پڑ جائے گا۔

بقیہ صفحہ 7 پر

بہادری اور بزدلی

تحریر: معیز مبین

امریکہ کا ڈرون حملہ پاکستانی عوام کے لیے بہادری اور بزدلی کے حوالے سے ایک سبق ہے۔ بہادری اور بزدلی کو اکثر غلط سمجھا جاتا ہے۔ اکثر اوقات ان کو غلبے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ طاقتور وہ ہے جو غالب ہے اور کمزور وہ ہے جس کا کوئی اثر ورسوخ نہیں ۔یقیناً یہ اثرات بہادری اور بزدلی کے دور رس نتائج میں سے ہیں۔ مگر لوگوں یا کسی فرد کے بارے میں رائے قائم کرتے ہوئے یہ تصور غلط فہمی کا باعث بن سکتا ہے۔

پاکستان میں طاقتور جنرل راحیل شریف بھی اس کی ایک مثال ہیں۔ فوجی قوت کو استعمال کرتے ہوئے، راحیل نے اپنے لوگوں کو دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کو اپنانے پر مجبور کیا۔ لہٰذا جس کسی نے اس سخت خو جنرل کی مخالفت کی ہمت کی، تو یا وہ لاپتہ افراد کی فہرست میں شامل ہو گیا یا جیل کی کال کوٹھری اس کا مقدر بنی۔ نیشنل ایکشن پلان کی آڑ میں ہزاروں افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں سے ایک بڑی تعداد کا عسکریت پسندی سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ ان کا قصور "انتہاء پسند" ہونا تھا۔ جنرل صاحب کے ہوتے ہوئے اب کوئی بھی امریکہ کے خلاف جاری افغان جہاد کی حمایت نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی کشمیر، فلسطین اور افغانستان کے لیے جہاد کا نعرہ بلند نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کرنا دہشت گردی کی حمایت کرنے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اور یقیناً کوئی بھی اسلام کی سیاست میں واپسی اور خلافت کے قیام کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ پاکستانی ریاست سیکولر ہو گی اور راحیل شریف کا ڈنڈا اس کی ذات کو سیاسی مخالفین سے محفوظ رکھے گا۔

یہی وہ طاقتور لیڈر ہے جس کا پاکستان منتظر تھا؟ مسیحا، سخت خو جنرل، کچھ کر دکھانے والا حکمران، کنگ راحیل اور جیسا کہ اس نے اپنے آپ کو خود بیان کیا، فوجی سٹیٹس مین۔ تو کیا ہمیں اس کی خدمات کے لیے اس کا شکر گزار ہونا چاہیے؟

مگر صرف ایک ڈرون حملے نے بتا دیا کہ وہ کتنا طاقتور ہے۔ امریکی صدر اُباما نے انتہائی مغرور انداز میں اس بات کا اعلان کیا کہ پاکستان کی حدود میں یکطرفہ حملوں کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ امریکہ کے لیے پاکستان کی خود مختاری کی نہیں بلکہ امریکی شہریوں کی جان کا تحفظ اہم ہے۔ اُباما کو پاکستانیوں کے احساسات کی کوئی پرواہ نہیں، وہ ہر حال میں اپنا حدف حاصل کرے گا۔ تو اب بہادر جنرل کے سامنے ایک چیلنج تھا، ایک عالمی بدمعاش اعلانیہ طور پر پاکستان کو دھمکی دے رہا ہے۔ تو ہمارے بہادر جنرل نے کیا جواب دیا؟ کوئی جواب نہیں دیا! امریکی سفیر کو نکالا نہیں، امریکہ کے ساتھ اتحاد کے خاتمے کا اعلان نہیں کیا، خطے سے امریکہ کے سیاسی، عسکری اور جاسوسی اثر و رسوخ کو ختم کرنے کا اعادہ بھی نہیں کیا، نہ ہی عالمی بدمعاش کو زبانی دھمکی دی۔ بلکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

آپ اگر اپنی قوت کا ناجائز استعمال صرف کمزوروں کو دھمکانے اور اُن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے کریں گے، تو آپ طاقتور نہیں ہیں۔ آپ ایک جابر اور بدمعاش ہیں۔ اصل بہادری یہ ہے کہ آپ اُن کو چیلنج کریں جو آپ سے زیادہ طاقتور ہیں اور ظاہری طور پر زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ آپ اپنے اقدار اور اصولوں کی خاطر اُن کو چیلنج کرتے ہیں اور حق کی آواز بلند کرتے وقت نتائج کی پرواہ نہیں کرتے۔

یقیناً! امریکہ کا بلوچستان میں ڈرون حملہ پاکستانی عوام کے لئے بہادری اور بزدلی کے بارے میں ایک سبق ہے۔ چیلنج کرنے کا سب سے مضبوط اور بہادرانہ انداز یہ ہے کہ جابر کو اس وقت چیلنج کیا جائے جب وہ حکمران ہے، نہ کہ اقتدار ختم ہو جانے اور ریٹائر ہونے جانے کے بعد۔ آیئے! ہم اپنی عسکری اور سیاسی قیادت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ امریکہ کی غلامانہ اطاعت کو ختم کریں اور امریکی جارحیت کے خلاف ملک کی حفاظت کی ذمہ داری کو پورا کریں۔ آیئے! ہم اپنے حکمرانوں سے مطالبہ کریں کہ ہم اللہ کے احکامات کے مطابق حکمرانی چاہتے ہیں اور سیکولر جمہوریت کو مسترد کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو رسوا کرتا ہے اور نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے" (مسلم)

حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے افواجِ پاکستان کے افسران میں موجود ہمارے دوستوں اور رشتہ داروں کو پہنچانے کے لئے کھلا خط

ہم حزب التحریر ولایہ پاکستان، آپ سے ایک عالمی سیاسی جماعت کی حیثیت سے مخاطب ہیں، وہ جماعت جس کا نظریہ اسلام ہے۔ آپ ہمارے مقصد سے بخوبی واقف ہیں جو کہ منہجِ نبوی ﷺ پر خلافت کے دوبارہ قیام کے ذریعے اسلامی طرزِ زندگی کا ازسرِنو آغاز ہے۔ ہم مسلمانوں کو استعماری قوتوں، خاص طور پر امریکہ کے غلبے سے نجات دلانے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم انتہائی سنجیدگی اور دل جمعی کے ساتھ پاکستان میں کام کر رہے ہیں کیونکہ یہ وہ مسلم سرزمین ہے جو طاقت کے حوالے سے خلافت کے قیام کا نقطہِ آغاز بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے، ایک ایسا مستحکم پلیٹ فارم جو تمام مسلم علاقوں کو ایک طاقتور ریاست کی صورت میں یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہم آپ سے آپ کی اجتماعی استطاعت کے حوالے سے مخاطب ہیں، آپ وہ ہیں جن کے پاس یہ طاقت ہے کہ اندرونی اور بیرونی دونوں حوالوں سے پاکستان کی سمت کا تعین کر سکیں۔ اندرونی طور پر بحثیت مجموعی آپ نصرۃ کے حامل ہیں جس کی بناء پر اسلام کے مطابق حکمرانی چند گھنٹوں میں قائم کی جاسکتی ہے، جیسا کہ طاقت اور قوت میں آپ کے بھائیوں اور پیش رو معزز انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم نے کیا تھا، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نصرۃ فراہم کی تھی۔ بیرونی طور پر آپ مسلم دنیا کی طاقتور ترین فوج اور دنیا کی سب سے باصلاحیت افواج میں سے ایک فوج کی کمان رکھتے ہیں، جو پاکستان کو اِس خطے کی سمت کا تعین کرنے اور ساتھ ہی بین الاقوامی صورتحال پر اثر انداز ہونے کے قابل بناتی ہے۔

اور ہم ایک ایسے نازک وقت میں آپ سے مخاطب ہیں جب پاکستان، افغانستان اور بھارت کے لئے امریکی منصوبے کی سازش اپنے عروج پر ہے۔ وہ منصوبہ جو مسلمانوں، ان کے دین، ان کی مسلح افواج، ان کے تحفظ اور ان کے وسائل کیلئے شدید خطرات کا حامل ہے۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے افسران!

ہمارے خطے کے لئے امریکی منصوبہ یہ ہے کہ خطے میں بھارتی بالادستی کی تائید کی جائے، پاکستان کی قابلِ ذکر صلاحیتوں کو محدود کیا جائے اور امریکی منصوبے میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ 'خلافت کے منصوبے' کا خاتمہ کیا جائے۔ 9 اپریل 2016 کو اپنے تین روزہ دورہِ بھارت سے قبل کونسل آف فارن ریلیشنز سے خطاب کرتے ہوئے امریکی سیکریٹری دفاع ایش کارٹر نے کہا، "امریکہ کا بھارت کے ساتھ ایک 'عالمی ایجنڈا' ہے، جس میں تمام امور شامل ہیں، جبکہ پاکستان کے ساتھ تعلق صرف دہشت گردی اور افغانستان کے حوالے سے ہے"۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے افسران!

یقیناً امریکہ کا بھارت کے ساتھ ایک 'عالمی ایجنڈا' ہے۔ لہٰذا امریکہ بھارت کی جوہری صلاحیت کو توسیع دے رہا ہے جس میں نئے جوہری ری ایکٹرز کی تعمیر اور میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول رجیم (MTCR) کے ذریعے حساس میزائل ٹیکنالوجی کا حصول شامل ہے۔ امریکہ بھارت کے عالمی سیاسی عزائم کو پورا کرنے میں اُس کی مدد کر رہا ہے جن عزائم میں اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت شامل ہے اور امریکہ کے زیر اثر بھرپور وسائل رکھنے والے مسلم ممالک جیسا کہ سعودی عرب اور ایران کے ساتھ اس کے تعلقات کو مضبوط بنانا شامل ہے۔ یہ اس کے علاوہ ہے کہ امریکہ نے افغانستان میں بھارتی اثرورسوخ کے دروازے غیر معمولی حد تک کھول دئے ہیں یہاں تک کہ امریکی کٹھ پتلی اشرف غنی نے بے شرمی سے افغانستان کو نریندر مودی کا "دوسرا گھر" قرار دے دیا ہے۔

مزید برآں، امریکہ، بھارت کے ایک طاقت کے طور پر ابھرنے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے مسلمانوں کو راستے سے ہٹانے کے لئے کام کرتا چلا آرہا ہے۔ پہلے تو بھارت کی دادرسی کے لئے مشرف نے مسئلہِ کشمیر کو دفنانے اور اس کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کو "دہشت گرد" قرار دینے کے امریکی مطالبے کے سامنے گھٹنے ٹیکے۔ اور اب امریکی مطالبات نے اس بات کو یقینی بنادیا ہے کہ پاکستان لائن آف کنٹرول پر بھارت کے جانب سے ہونے والی مسلسل جارحیت کا منہ توڑ جواب نہ دے جبکہ دیگر مطالبات نے اس بات کو بھی یقینی بنادیا ہے کہ پاکستان "دہشت گردی" پر بھارتی تشویش کو دور کرنے کیلئے تعاون کرے جس میں انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ بھی شامل ہے۔ 7 جون

2016 کو امریکی صدر باراک اوباما اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے درمیان ہونے والی دو گھنٹے طویل ملاقات کے دوران دونوں نے پاکستان سے مشترکہ مطالبہ کیا کہ وہ "2008 کے ممبئی اور 2016 کے پٹھان کوٹ پر ہونے والے دہشت گرد حملوں کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے"۔ جہاں تک جنرل راحیل شریف کا تعلق ہے تو جنرل کیانی کے دور میں اُنہوں نے بذاتِ خود، امریکی مطالبے کے عین مطابق، افواجِ پاکستان کی فوجی ڈاکٹرائن میں تبدیلی کی اور "گرین بک" میں بھارت کو واحد مرکزی دشمن کی حیثیت سے ہٹادیا اور اس طرح ہندو ریاست کے ایک طاقت کے طور پر ابھرنے کی راہ میں حائل مسلمانوں کی رکاوٹ کو ختم کرنے کی کوشش کی۔اور انڈیا کے حوالے سے شکست خوردہ ذہنیت کو پروان چڑھانے کے لئے اب افسران کو جوہری آپشن کے بغیر وار گیمز کرنے کے لئے کہا جارہاہے۔

جہاں تک پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی صورت میں خطے میں بھارتی بالادستی کی راہ میں حائل رکاوٹ کو ختم کرنے کا تعلق ہے تو مشرف نے امریکی مطالبے پر سر جھکاتے ہوئے امریکی انٹیلی جنس کو ہمارے ایٹمی سائنسدانوں سے تفتیش کرنے کی اجازت دی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ انہیں عملاً ریٹائرمنٹ کی زندگی گزارنے پر مجبور کردیا جائے، جس کے نتیجے میں ریسرچ اور ڈیلوپمنٹ کے جاری و ساری منصوبوں کو شدید نقصان پہنچا۔ اب امریکہ ہماری ایٹمی صلاحیت کے اہم ترین عناصر کے حوالے سے مطالبات کررہا ہے جس پر اس پروگرام کی بقاء کا انحصار ہے۔26مارچ 2016 کو امریکہ کے انڈر سیکریٹری خارجہ برائے آرمز کنٹرول اور بین الاقوامی سیکیورٹی روز گوٹی مولیر نے پاکستان کے اِن ٹیکٹیکل ایٹمی ہتھیاروں پر تبصرہ کیا جو کہ بھارت کی کسی بھی پیش قدمی کے لئے شدید خطرے کا باعث ہیں، اس نے کہا "ہمیں اس حوالے سے شدید پریشانی ہے اور ہم نے اپنی پریشانی کا اظہار کردیاہے اور ہم ان پر دباؤ ڈالتے رہیں گے کیونکہ ہم ان کے میدانِ جنگ کے ایٹمی پروگرام کو عدم استحکام کا باعث سمجھتے ہیں"۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے افسران!

یقیناً پاکستان کے لئے امریکہ کا ایک محدود ایجنڈا ہے، جو بار بار "دہشت گردی" اور "افغانستان "کے حوالے سے آپ سے کئے جانے والے مطالبات پر اڑا ہوا ہے۔ 25 جولائی 2011 کو دی اٹلانٹک میں "پاکستان کی آئی ایس آئی اندرونی طور پر" کے عنوان سے شائع ہونے والے مضمون میں سٹیو کلیمنز نے آئی ایس آئی کے سابق ڈائریکٹر جنرل اسد درانی کے ایک خط کے متعلق انکشاف کیا جس میں یہ لکھا گیا تھا، "۔۔۔۔اس کے بعد آئی ایس آئی میں اس امید پر ایک اور اندرونی صفائی کا آغاز کیا گیا کہ نیا ڈھانچہ دل و جان سے نئے احکامات پر کام کرے گا: یعنی ہر اس شخص کا جہنم تک پیچھا کرنا جو افغانستان میں امریکی فوجی کاروائیوں کی مخالفت کرے"۔ چونکہ امریکہ براہِ راست خود سوویت یونین کے افغانستان پر قبضے کے خلاف مسلمانوں کی صلاحیتوں کا مشاہدہ کرچکا ہے، جن صلاحیتوں کے نتیجے کے بعد روس کبھی پلٹ کر واپس آنے کی ہمت نہ کرسکا۔ لہٰذا امریکہ کو اپنے افغانستان پر قبضے کے بعد بھی یہی خوف لاحق تھا۔ اسی لیے امریکہ کے وفادار ایجنٹ مشرف نے امریکی مطالبے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے امریکی انٹیلی جنس کو نئے امریکی مطالبات کے مطابق براہ راست آئی ایس آئی میں صفائی کرنے کی اجازت دی۔ اور جیسے یہ کافی نہ تھا کہ ایسے افسران جو اسلام سے محبت کرتے تھے یا جنہوں نے امریکی منصوبے کو چیلنج کیا تھا، اُن کی پروموشن روک دی گئی، یا انہیں جبری ریٹائرمنٹ پر گھر بھیج دیا گیا، یا انہیں گھر میں قید کیا گیا یا ان کا کورٹ مارشل کر دیا گیا، اور امریکیوں نے ان تمام اعمال کی انجام دہی کا خود جائزہ لیا۔ پھر اِس کے بعد کیانی نے پاکستان میں امریکی مطالبے کو تسلیم کیا جس کے تحت اس نے امریکی انٹیلی جنس کے ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک اور نجی سیکیورٹی کمپنیوں کو پاکستان میں اپنا جال پھیلانے دیا جس نے قبائلی مسلمانوں کا نام استعمال کرتے ہوئے ہماری افواج پر حملے کروائے، اور اسی نیٹ ورک نے ڈرون حملوں کے لئے زمین پر جاسوسی کی۔ اور افواجِ پاکستان پر ہونے والے ان حملوں کو جواز بناتے ہوئے ہماری افواج کو قبائلی علاقوں میں بھیجا گیا تاکہ وہ افغانستان میں امریکی موجودگی کے خلاف ہونے والی مزاحمت کو ختم کریں۔ مزید بر آں کیانی نے امریکی مطالبے پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے ہمارے پیارے فوجیوں کو ہزاروں کی تعداد میں افغانستان میں امریکی فوجی آپریشنز کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے قربان کردیا، بجائے اس کے کہ اُنہیں زہریلے امریکی وجود کو خطے سے ختم کرنے کیلئے حکم دیا جاتا۔ اور اب جنرل راحیل شریف نے امریکی مطالبے پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے افواجِ پاکستان کو اُس ریڈ لائن کو پار کرنے کا حکم دیا جسے عبور کرنے کی جراءت مشرف اور کیانی بھی نہ کرسکے جو کہ شمالی وزیرستان میں موجود سخت جان اور قابل حقانی نیٹ ورک کے خلاف آپریشن تھا جنہوں نے اُن امریکی فوجیوں کے دلوں میں دہشت بٹھار کھی تھی جن کی بزدلی نے اسلحے کے لحاظ سے برتری کو بھی مفلوج کرکے رکھ دیا۔ یہ سب اس کے علاوہ ہے کہ امریکہ نے آئی ایس آئی کے افغان طالبان میں موجود اثرورسوخ کو استعمال کیا کہ وہ انہیں امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے پر مجبور کریں تاکہ افغانستان

میں امریکی افواج کی موجودگی کو سیاسی جواز فراہم کیا جائے جبکہ یہ وہ مقصد ہے جسے امریکہ دس سال سے زیادہ عرصے تک میدان جنگ میں لڑنے کے باوجود حاصل نہیں کر سکا۔ جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو مذاکرات کو مسترد کر رہے ہیں، تو امریکہ نے ان کے خلاف ڈرون حملوں کو استعمال کیا جس نے ہماری خودمختاری کو پوری دنیا میں مذاق بنادیا جبکہ اِس ننگی جارحیت پر بھی راحیل شریف کی جانب سے انتہائی کمزور احتجاج دیکھنے کو ملا۔ کیانی کی طرح، جس نے ایبٹ آباد اور سلالہ چیک پوسٹ پر حملے کے خلاف انتہائی کمزور موقف اپنایا تھا، جنرل راحیل شریف نے بھی 25 مئی 2016 کو پاکستان میں امریکہ کے سفیر ڈیوڈ ہیل سے ملاقات کی اور بڑی عاجزی سے بیان جاری کیا کہ "اس طرح کے خودمختاری کی خلاف ورزیاں کرنے والے اقدامات دونوں ممالک کے باہمی تعلقات اور خطے میں استحکام کے لیے جاری امن کی کوششوں کے لئے نقصان دہ ہیں" جو کہ زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے جبکہ وقت کا تقاضا تو یہ تھا کہ ایسا منہ توڑ جواب دیا جاتا کہ امریکہ کبھی خواب میں بھی دوبارہ ایسی حرکت کرنے کی ہمت نہ کرتا۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو مشرف کے وقت سے ہی امریکہ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کی گہری وابستگی کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو وابستگی صدیوں تک اسلام پر عمل پیرا رہنے، اس کی راہ میں جہاد کرنے، اس کی بنیاد پر حکمرانی اور پورے برصغیر پاک و ہند پر اس کے غلبے سے پیدا ہوئی کیونکہ یہ وابستگی خطے میں امریکی منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اب خطے میں امریکہ کے وجود اور اس کے مفادات کی بقاء کا دارومدار پاکستان میں اسلام کو کچلنے پر ہی ہے۔ دوسرے اصالیب کے ساتھ ساتھ "نیشنل ایکشن پلان" کے ذریعے امریکہ نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ میڈیا، سوشل میڈیا، تعلیم اور سیاسی میدان میں اسلامی فکر کو "نفرت انگیز تقریر"، "انتہاپسندی" اور "اسلام ازم" قرار دے کر کچل دیا جائے جبکہ ہزاروں مخلص علماء اور سیاست دانوں کو پابندِ سلاسل کیا گیا ہے جو افغانستان میں امریکی قبضے کے خلاف جہاد اور پاکستان میں خلافت کے قیام کی دعوت دیتے ہیں۔ امریکی مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے موجودہ قیادت نے پوری طرح سے آئی ایس آئی اور ملٹری انٹیلیجنس کو فوج میں موجود اسلام سے محبت کرنے والے افسروں کا صفایا کرنے کے کام پر لگا دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اِن کو یہ کام بھی سونپ دیا گیا ہے کہ جو لوگ اسلام کی دعوت دیتے ہیں، اور خاص طور پر جو لوگ خلافت کے داعی ہیں، یہ ایجنسیاں ان پر ظلم و ستم، گرفتاری، اغوا، تفتیش اور شدید تشدد کی از خود نگرانی کریں۔ 6 دسمبر 2015 کو امریکی صدر اوباما نے "انتہاپسندی سے جنگ" کے نام پر اسلام کو کچلنے کا مطالبہ کیا، جس کے جواب میں ہماری فوجی قیادت 22 دسمبر 2015 کو اکٹھی ہوئی جس کے بعد آئی ایس پی آر نے اعلان کیا، "تمام فوجی رہنماؤں نے اس بات کا اعادہ کیا۔۔۔کہ انتہاپسندی سے لڑنے کے لئے حکومت کی مدد کی جائے گی"۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے افسران!

حزب التحریر آپ کو تسلسل سے خبردار کرتی رہی ہے کہ امریکی مطالبات کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا سراسر حماقت ہے۔ حزب التحریر نے آپ کو مشرف کے وقت خبردار کیا تھا کہ امریکی ایماء پر، مشرف کی کشمیر سے دستبرداری، بھارت کو خطے میں بالادستی حاصل کرنے کے لئے حوصلہ فراہم کرے گی۔ اس کے بعد کیانی کے وقت میں بھی ہم نے آپ کو خبردار کیا تھا کہ امریکی مطالبے پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے قبائلی مزاحمت کو ختم کرنے کی کوشش ہمیں اندرونی طور پر الجھا دے گی اور ہماری صلاحیتوں کو تقسیم کر کے کمزور کر دے گی، اور ہمارے ملک کو تباہ کن فتنے کی جنگ میں جھونک دے گی جس کا فائدہ صرف ہمارے دشمنوں کو ہی ہو گا۔ اور اب دوبارہ حزب التحریر آپ کو خبردار کر رہی ہے کہ اگر آپ نے ایک بار پھر اپنی قیادت کو، خطے میں بھارت کی بالادستی، پاکستان کی صلاحیتوں کو محدود کرنے اور اسلام کو کچلنے کے امریکی مطالبات پر سرِ تسلیم خم کرنے کی اجازت دی تو ہم خود کو مزید خوفناک خطرات میں دھکیل دیں گے۔

جان رکھیں کہ جنرل راحیل اپنے آپ کو، امت کے سامنے بے نقاب ہونے والے مشرف اور کیانی سے دور رکھنے کی بھرپور کوششیں کر رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ہو بہو اُن دونوں ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے امریکی مطالبات کو پورا کر رہے ہیں، اُس غداری کی تکمیل کرتے ہوئے جس کا آغاز مشرف نے کیا تھا۔ جان رکھیں کہ امریکی مطالبات کو تسلیم کر لینے سے کبھی بھی مسلمانوں کو تحفظ یا خوشحالی نصیب نہیں ہو گی بلکہ صرف مزید مطالبات اور تباہی و بربادی ہی مقدر بنے گی۔ جس خطے میں امریکہ اپنی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے وہاں وہ عدم استحکام اور تنازعات پیدا کر کے اپنی مداخلت کا جواز پیدا کرتا ہے۔ پھر جب امریکہ حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو وہ ہم سے ہمارے ہوائی اڈوں، سمندری راستوں اور فضائی حدود کو استعمال کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ پھر جب وہ کسی علاقے پر فوج کشی کر لیتا ہے تو مسلمانوں کے وسائل کی لوٹ مار کو اپنا حق سمجھ لیتا ہے، جبکہ اس کی پر تشدد مداخلت خطے کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور خطے کی اقتصادی

صورتحال کو شدید دھچکے لگتے ہیں۔ اور پھر جب امریکہ کو اپنے قبضے کے خلاف شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ مسلمانوں سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر مرحلے پر امریکہ مسلمانوں کی طاقت کو مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تا کہ ان پر اپنی سیاسی، معاشی اور فوجی بالادستی قائم کر سکے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں، **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ** "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں" (الممتحنہ:01)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ** "اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ" (الممتحنہ:02)۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے افسران!

حزب التحریر آپ سے اس غدار قیادت کو ہٹانے کا مطالبہ کرتی ہے جنہوں نے امریکہ کے مطالبات مان کر ہمیں مفلوج کر دیا ہے، ہمارے دشمنوں کے سامنے ہمیں حقیر بنا دیا ہے اور ہمارے دفاع میں ایسا خلاء پیدا کر دیا ہے کہ دشمنوں کے ہاتھوں ہمیں مزید نقصان پہنچ سکے۔ آپ کی اجتماعی ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ آپ فوجی و سیاسی قیادت میں موجود غدّاروں کا تحفظ کریں جو ہر امریکی مطالبے کے سامنے جھکتے چلے جا رہے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ آپ کی ذمہ داری تو یہ ہے کہ آپ اسلام اور مسلمانوں کی سرزمین کا دفاع کریں اور ایسا عملی طور پر صرف نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ آج دنیا میں وہ خلافت موجود نہیں ہے جو امریکہ کی مجرمانہ درندگی کو چیلنج کر سکے اور مسلمانوں کو ایک طاقتور ریاست کے سائے تلے یکجا کر دے۔ جان رکھیں کہ صرف ریاست خلافت ہی وہ ریاست ہو گی جو پہلے دن سے مسلمانوں کو یکجا اور مضبوط کرے گی اور کینہ پرور کفار کے منصوبوں کو انہی پر الٹ دے گی۔ جان رکھیں کہ جس مردِ آہن کی ہمیں آج ضرورت ہے وہ خلیفہ راشد ہے جو اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرے گا، قبائلی علاقے کے مسلمانوں اور ہماری افواج کو یکجا کر کے ہمارے دروازے پر موجود امریکی فوج کے خلاف کھڑا کرے گا، اس کے ساتھ ساتھ ہماری صفوں میں موجود منافقوں کو بے نقاب کرے گا جبکہ اُن دشمنوں کے دلوں میں خوف پیدا کرے گا جو افغانستان اور کشمیر میں معمولی اسلحے سے لیس، چھوٹے چھوٹے مزاحمت کار گروہوں کا سامنا نہیں کر سکتے۔ صرف خلیفہ راشد ہی پاکستان میں امریکی اثر ورسوخ اور سازشوں کا خاتمہ کرے گا، امریکی سفارت خانے اور قونصل خانوں کو بند کرے گا اور امریکی انٹیلی جنس اور نجی سیکیورٹی اہلکاروں کو گرفتار کر کے نکال باہر کرے گا۔ اور صرف خلیفہ راشد ہی تیزی کے ساتھ تمام مسلم علاقوں کو یکجا کر کے ایک طاقتور ریاست کی شکل میں ڈھال دے گا۔

لہٰذا اے محترم افسران، اس بات پر غور کریں کہ اگر آپ اُن کی اطاعت کرتے رہیں گے جو امریکہ کی اطاعت کر رہے ہیں تو اِس کے سنگین نتائج ہوں گے کیونکہ اللہ نے جابروں کی اطاعت کرنے پر سخت سزا سے خبردار کیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں، **وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا، پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم و زیادتی کے ارادے سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں" (یونس:90)۔ تو صرف فرعون ہی نہیں بلکہ اُس کی پوری فوج کو غرق کر دیا گیا اور اُنہیں فرعون کی اطاعت کرنے کی سزا دی گئی جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پیغام کو مسترد کر رہا تھا۔ لہٰذا غدّاروں کے ساتھ کھڑے ہونے سے خبردار رہیں جو آپ کے خلاف اور آپ نے جن لوگوں کے تحفظ کی قسم اٹھا رکھی ہے اُن کے خلاف صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ خبردار رہیں کہ کہیں آپ اُن غدّاروں کے چند دنیاوی فائدوں کیلئے اپنی آخرت نہ گنوا بیٹھیں۔ پوری امت کی دعائیں لیں اور اپنی اور امت کی کامیابی کے لئے مشہور فقیہ اور رہنما، امیر حزب التحریر، شیخ عطا بن خلیل ابو الرشتہ کی قیادت میں حزب التحریر کو منہجِ نبوی ﷺ پر خلافت کے قیام کے لئے نصرہ فراہم کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد کے حقدار بن جائیں اور قطعاً مایوس نہ ہوں اور جان رکھیں کہ اللہ کے حکم سے آپ ہی دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مظلوموں کو آزاد کرائیں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں، **وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ** "تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو" (آل عمران:139)۔

15 رمضان 1437 ہجری — **حزب التحریر**

20 جون 2016 — **ولایہ پاکستان**

روس میں حزب التحریر کے ساتھ تعلق کے الزام میں گرفتار 23 مسلمانوں کو سیاسی قیدی قرار دے دیا گیا

انسانی حقوق کے لیے روسی مرکز "میموریل" نے 26 اپریل 2016 کو ایک بیان جاری کیا جس میں بشکورستان میں حزب التحریر کے ساتھ تعلق کے الزام میں گرفتار 23 مسلمانوں کو سیاسی قیدی قرار دیا گیا۔ گرفتار شدہ گان میں رستم اتیبوف، لینار فاخیتوف، راضیک احمدوف، فانیس اخمیشتاین، رستم غالیموف، ریشات غاتوالین، الجیز جمالدینوف، عظمت کیوموف، الکسنڈر کورنیف، رادمیر ماکستوف، رینات مامیف، فرید مصطفیف، خلیل مصطفین، رینات نورلجینوف، ارتور سلیموف، اریک تاجیروف، ارامیس فازیلوف، دانیس فیزرحمنوف، رافائیل فاتاخوف، رسلان فاتاخوف، رستم حمزین، شامل شاریبوف اور اورال یعقوبوف شامل ہیں۔

ان تمام لوگوں کو فروری 2015 میں گرفتار کیا گیا تھا، اور اب ان پر روسی فوجداری قانون کے شق نمبر 205.5 کے تحت(دہشت گرد تنظیم میں شامل ہونے) اور روسی فوجداری قانون کے شق نمبر 278 (زبردستی اقتدار پر قبضہ کرنے کی تیاری) کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کے قومی مرکز نے کہا ہے کہ "ان تمام گرفتار افراد کو صرف ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے جیل میں ڈالا گیا ہے"، اور "اس کے علاوہ ان کا کوئی جرم نہیں" سوائے اس کے کہ وہ مسلمان ہیں، اور روسی احکام کی جانب سے کیے جانے والے تمام مظالم کی وجہ سیاسی ہے۔ روسی مرکز "میموریل" کے بیان میں کہا گیا ہے کہ: "ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا مقدمہ فوراً رکنا چاہیے اور ان کو فوراً رہا کیا جانا چاہیے"۔

ہم ایک بار پھر کہتے ہیں کہ حزب التحریر ایک سیاسی جماعت ہے، کیونکہ ہمارے اعمال کی واحد اساس اسلام اور اس کے قانونی مصادر ہیں۔ اس طرح ہم اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ ہمارا طریقہ دعوت دینا اور سیاسی جدوجہد ہے نہ کہ عسکری اعمال، اور حزب التحریر روس میں اقتدار پر قبضے کا ہدف بھی نہیں رکھتی۔ ہم روس میں اپنی جماعت کے ان اراکین پر لگائے گئے ان تمام الزامات کو جھوٹ اور کھلا فراڈ سمجھتے ہیں۔ یہ پوٹین کی بے بس حکومت کی کارستانی ہے جو ان افکار کا سامنا کرنے سے عاجز آچکی ہے جن کی طرف حزب التحریر کے اراکین فکری طریقے سے دعوت دیتے ہیں۔

روس میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کو ہم غور سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ روس میں اس وقت 100 سے زیادہ حزب التحریر کے اراکین پابند سلاسل ہیں، یہی وجہ ہے کہ روس میں زیادہ تر سیاسی قیدی ہماری جماعت کے اراکین ہیں۔ اس کے علاوہ روس دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو حزب التحریر کو دہشت گرد تنظیم قرار دیتا ہے، اور روس ہی دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو حزب التحریر کے اراکین کو عمر قید کی سزا دیتا ہے، اور اسی مقصد کے حصول کے لیے روسی فوجداری قانون میں خصوصی شق (شق نمبر 205.5) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ آپ دہشت گردی کے خلاف جنگ اور دہشت گردی کے خلاف ان قوانین کے مجموعے کو باریک بینی سے دیکھیں جن کو روسی پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً بناتی ہے تو واضح ہو جائے گا کہ ان قوانین میں سے بیشتر خاص کر حزب التحریر کے خلاف اعلان جنگ کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ فیڈرل سیکورٹی عہدہ داروں نے خواتین اور بچوں کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ انہوں نے 24 اپریل 2016 کو تاتارستان میں ہماری پاکدامن بہنوں کو گرفتار کیا اور مکمل غنڈہ گردی سے ان کے بچے ان سے چھین لیے۔

جوں جوں مسلمانوں پر روسی حکومت کے مظالم میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کے جرائم بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی عوامی شخصیات، صحافی اور انسانی حقوق کا دفاع کرنے والے روس میں اور روس سے باہر اسلام کی دعوت کے علمبردار حزب التحریر کے اراکین کے خلاف اس لاقانونیت کا مشاہدہ کر رہے ہیں جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر کے لوگ روس کی ظالم عدالتوں کے سامنے اپنے دین کے لیے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے اراکین کو دیکھ رہے ہیں، اور وہ خبیث کرملین کی بے بسی کو بھی دیکھ رہے ہیں جو سیاسی اسلام کی فکر کو شکست دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ﴾

"بے شک جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اور پھر توبہ بھی نہیں کرتے تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے" (البروج:10)۔

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر

قازقستان میں قید حزب التحریر کے رکن رافیس گالیولین:

"ہر دن مجھ سے حزب چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے"

قازقستان میں "حریت ریڈیو" نے 25 اپریل 2016 کو حزب التحریر کے قید رکن رافیس گالیولین کے بارے میں ایک مقالہ نشر کیا۔ صحافیوں نے رپورٹ دی کہ رافیس گالیولین پاولودار پینل کالونی میں غیر انسانی صورت حال میں قید کاٹ رہا ہے: جہاں ان کو پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی اور سخت گرم کھانا کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے، قضائے حاجت کے لئے باتھ روم جانے کی اجازت نہیں، نیند سے محروم رکھا جارہا ہے، حتّی کہ ان کو ٹی بی کے مرض میں مبتلا کرنے کے لیے جان بوجھ کر ٹی بی کے مریضوں کے ساتھ رکھا جارہا ہے۔

رافیس گالیولین کو 2010 میں حزب التحریر کی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر قازقستان کے فوجداری قانون کی مندرجہ ذیل شقوں کی بنیاد پر 7 سال قید کی سزادی گئی:

☆دفعہ 164 جزو 2 (اجتماعی، قومی، قبائلی، نسل پرستانہ اور مذہبی دشمنی کو ہوا دینا)

☆دفعہ نمبر 1-233 جزو 1 (دہشت گردی کی ترویج یا دہشت گردی کرنے کی کھلی دعوت دینا، اور ایسے مواد کی اشاعت جس میں اس سے ملتا جلتا مواد شائع ہو)۔

☆دفعہ نمبر 1-337 جزو 1 (کسی ایسی جمعیت یا مذہبی یا کسی اور تنظیم کی سرگرمیوں کا انتظام کرنا جس کے بارے میں عدالت کا یہ فیصلہ موجود ہو کہ اس کی سرگرمیوں پر پابندی ہے یا وہ انتہا پسندی کے زمرے میں آتی ہو)۔

-دفعہ نمبر 1-337 جزو 2 (کسی ایسی عام جمعیت یا مذہبی یا کسی اور تنظیم کی سرگرمیوں میں شریک ہونا جس بارے میں عدالت کا فیصلہ موجود ہو کہ اس کی سرگرمیاں ممنوع ہیں یا اس کی سرگرمیاں انتہا پسندی کے زمرے میں آتی ہیں)۔

اپنی قید کے دوران رافیس نے قازقستان کی کئی جیلوں میں ہر قسم کے تشدد، دمار پیٹ، اور توہین کا سامنا کیا، وہ جیلیں جن کے بارے میں میڈیا اور انسانی حقوق کے میدان میں سرگرم لوگوں نے کئی بار بات کی ہے۔

اس دوران صرف رافیس کو ہی دباؤ کا سامنا نہیں رہا بلکہ اس کے خاندان کو بھی ستایا گیا: چنانچہ 2013 میں روس سے تعلق رکھنے والی اس کی مسلمان بیوی کو بھی 5 سال قید کی سزا سنائی گئی، اپنے مظلوم شوہر کا دفاع کرنے پر اُس پر بھی انتہا پسندی کا الزام لگایا گیا۔

اہم بات یہ ہے کہ ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ قازق حکام اس مسلمان اور اس کے خاندان پر جو تشدد کررہے ہیں اس کا ایک ہی ہدف ہے؛ کہ یہ حزب التحریر کی رکنیت چھوڑ دے۔ جیسا کہ "حریت ریڈیو" نے کہا ہے کہ گالیولین نے جیل سے ایک بار اپنی بیوی سے فون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "یہ تقریباً ہر روز "مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں" کہ میں کیمرے کے سامنے حزب التحریر کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے کچھ کہوں، یا یہ کہوں کہ جو لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں"۔

یوں قازق حکمران قریش کے نقش قدم پر گامزن ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے سامنے ایک ہی شرط رکھتے تھے کہ اسلام چھوڑ دیں۔ قریش کی جانب سے بلال، خباب اور آل یاسر رضی اللہ عنھم پر تشدد کے قصے اس کا ثبوت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے تھے: **«صبرا آل ياسر، فإن موعدكم الجنة»** "اے آل یاسر صبر کرو تم سے جنت کا وعدہ ہے"۔

یہ حقیقت اب سب کو معلوم ہے کہ قازق حکام اور ان کے مددگار ان بدترین لوگوں کے درجے میں پہنچے ہوئے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے ہمیں بتایا ہے! کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ کن کے مشابہ ہیں؟ جس کو انہوں نے قید کیا ہے وہ اللہ کا بندہ اور صرف یہ کہتا ہے کہ "میں مسلمان ہوں"۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

"اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں" (فصلت: 33)۔

سوویت یونین کے انہدام کے بعد اس پورے خطے میں حزب التحریر جابرانہ حکومتوں کے ہاتھوں تشدد کا شکار ہے؛ روس، ازبکستان، تاجکستان، قرغیزستان اور قازقستان میں۔ ان ممالک میں ہر روز ہزاروں مرد اور خواتین صرف ایک ہدف کے لیے تشدد کا شکار ہو رہے ہیں اور وہ ہے اپنے اس نقطہ نظر اور راستے کو ترک کرنا جس پر وہ کاربند ہیں؛ جو کہ حزب التحریر کے صفوں میں شامل ہو کر اسلامی زندگی کے

احیاء کا راستہ ہے۔ اس لیے سرکشوں اور ان کے مددگار اسلام دشمنوں کو دو باتیں یاد رکھنی چاہیے:

پہلی بات: قیامت کا دن جس سے کوئی خلاصی نہیں، اللہ کے سامنے رسوائی اور اس کا خوف، اللہ کے اسمائے حسنیٰ الجبار اور القہار بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو آزمائش میں ڈالنے والوں کو وعید سنائی ہے کہ:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ﴾

"جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں اور پھر توبہ بھی نہیں کرتے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور انہی کے لیے جلنے کا عذاب ہے "(البروج:10)۔

دوسری بات: مومنوں کو عذاب دینے والے تمام سرکشوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ اللہ کی سنت ہے کہ ہر استبدادی حکومت کا جلد یا بدیر خاتمہ ہے، یہ سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ اپنے آس پاس مومنوں کو عذاب دینے والوں کو اپنے آقا کی حکومتوں کے سقوط کے بعد اپنے انجام کو نہیں بھولنا چاہیے۔ سب کو سخت ترین انتقام کی توقع رکھنی چاہیے۔ یہ بات دھمکی نہیں بلکہ مجرموں کی حتمی خاتمے کی تنبیہ ہے!

اللہ غالب اور جبار فرماتے ہیں:

﴿سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾

"عنقریب مجرموں کو ان کے مکاریوں کے سبب اللہ کی طرف سے رسوائی اور شدید عذاب کا سامنا ہو گا"(الانعام:124)

حزب التحریر کا مرکزی میڈیا آفس

بقیہ صفحہ 25 سے

۔ یہ گروپ مئی 1974 میں بھارت کی جانب سے ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد بنایا گیا اور اس کا پہلا اجلاس نومبر 1975 میں ہوا۔ اس کی ابتداء سات ممالک نے کی (کینیڈا، مغربی جرمنی، فرانس، جاپان، سوویت یونین، برطانیہ اور امریکہ)، 1976-1977 میں اس کے اراکین کی تعداد 15 ہو گئی، اور اب اس کے 48 رکن ہیں۔۔۔ مگر اس میں بالا دستی بڑے ایٹمی ممالک خاص کر امریکہ کو حاصل ہے۔

2۔ اس گروپ کا مقصد ایٹمی اسلحے کی ترقی میں استعمال ہونے والے مواد کے درآمد اور برآمد کو کنٹرول کر کے ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنا اور موجودہ ایٹمی مواد کی حفاظت اور سیکیورٹی کے وسائل کو بہتر بنانا ہے۔ یہی گروپ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کس ملک کو ایٹمی مواد اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول کی اجازت دی جائے اور کس ملک کو اس سے روکا جائے۔

3۔ اس گروپ میں شامل ہونے والوں کے معاملات کو کنٹرول کرنے کی وجہ سے بڑی ایٹمی طاقتیں خصوصاً امریکہ کے اثر ورسوخ کا ان کے مفادات کے مطابق اثر ہوتا ہے۔۔۔ اسی طرح نیوکلیئر سپلائرز گروپ ایسی کوئی پالیسی ترتیب نہیں دے سکتا جو ایٹمی پھیلاو کو روکنے کے لیے کارگر ہو، اور ایٹمی مواد کی برآمد کی نگرانی بڑی ایٹمی طاقتوں، جس کی قیادت امریکہ کرتا ہے، کے بغیر نہیں ہو سکتی خاص کر اس مواد کی جس کو دہرے کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور یہی وہ جگہ ہے جہاں بڑے ممالک خاص کر امریکہ اپنے مفاد کے مطابق بعض مواد کو روکتے ہیں اور بعض کو دہرے استعمال کا بہانہ بنا کر برآمد کرتے ہیں۔۔۔

یوں نیوکلیئر سپلائرز گروپ میں شمولیت اگرچہ ایٹمی مواد اور اس کے لوازمات کے حصول کو آسان بناتا ہے جس سے پیداوار اور ترقی کو تیز کرنے میں مدد ملتی ہے۔۔۔ مگر اس امر کے لیے ان بالادست ممالک کے منصوبوں کے بارے میں بیداری اور ذہانت کی ضرورت ہے، اس لیے اس گروپ میں شامل ہونے والے ملک کے لیے اس میں شامل ہونا اپنے ایٹمی پروگرام کو ترقی دینے کا وسیلہ ہونا چاہیے نہ کہ بڑے ممالک کی جانب سے غلط فائدہ اٹھانے کا۔۔۔

4 رمضان 1437 ہجری

2016/6/9م

بقیہ صفحہ 26 سے

اور اگر ہم نے اس کفر نظام کو اور کفار کے ہدایات کو چلنے دیا تو ہمارے بچوں کی گمراہی کی ذمہ داری ہماری گردنوں پر ہو گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ

"اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے (یعنی مرتد بنا دیں گے)، پھر تم نامراد ہو جاؤ گے "(آل عمران:149)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

سوال وجواب: کیا سلطان (حکومت) کے لیے مسلمانوں پر ٹیکس لگانا جائز ہے؟

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ آپ کو قائم و دائم رکھے۔ میرا ایک سوال ہے اور مجھے آپ سے جواب کی امید ہے۔۔۔

یہ بات تو معلوم ہے کہ "ٹیکس" اسلام میں حرام ہیں۔ پھر ریاست کیسے خسارے کو پورا کرے گی خاص کر آج کل تو "توظیف، عشور اور خراج" نہیں ہوتے۔

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوال کے موضوع پر آپ واضح نہیں ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ " ٹیکس اسلام میں حرام ہیں"، یہ بات عمومی طور پر درست ہے، مگر مخصوص حالات میں اس کی تخصیص ہے۔۔۔اسی طرح آپ نے کہا کہ: "آج کل عشور اور خراج نہیں"، حالانکہ یہ بات معروف ہے کہ مسلمانوں کی سرزمین عشری ہے یا خراجی، اور یہ دونوں موجود ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ: "توظیف، عشور اور خراج"، جبکہ لفظ توظیف کا یہ موقع نہیں۔

بہر حال میں آپ کے لیے اس موضوع کو تفصیلاً بیان کروں گا تاکہ جواب ایسا واضح ہو کہ اس میں کوئی التباس باقی نہ رہے اور کوئی شک وشبہ نہ ہو انشاء اللہ۔

1۔ بے شک شریعت نے سلطان (صاحب اقتدار) کو مسلمانوں پر اپنے پسند اور اپنی مرضی سے کوئی ٹیکس لگانے سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا يدخل الجنة صاحب مكس) "کسٹم ڈیوٹی لینے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا" اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور الزین اور الحاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ مکس وہ ٹیکس ہے جو ریاست کی سرحدوں پر تاجروں سے لیا جاتا ہے، مگر یہ "نہی" رسول اللہ ﷺ کی اس متفق حدیث کی وجہ سے ہر قسم کے ٹیکس کے لیے ہے جس کو ابی بکرۃ نے روایت کیا ہے کہ: (انّ دماء كم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فی بلدكم هذا فی شهركم هذا۔۔)

> ٹیکس سلطان کے حکم پر مبنی نہیں ہے کہ وہ جیسے چاہے اپنی خواہش کے مطابق ٹیکس لگائے، بلکہ یہ اللہ کے امر پر مبنی ہے

"بے شک تمہارا خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن ،تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔۔۔" یہ عام ہے اور عام لوگوں کی طرح خلیفہ بھی اس میں شامل ہے۔۔۔ اس لیے خلیفہ کے لیے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کوئی ٹیکس لگانا جائز نہیں، بلکہ یہ بیت المال سے ہی پورے کیے جائیں گے۔

2۔ تاہم کچھ حالات ایسے ہیں جن کو خود شرع نے ٹیکس لگانے کے عمومی "نہی" سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جن کے بارے میں شرعی نصوص موجود ہیں جو یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ان کو کہاں خرچ کیا جائے گا اور یہ صرف بیت المال پر نہیں بلکہ مسلمانوں پر ہیں۔ اسی لیے جب بیت المال میں موجود مال ان پر خرچ کرنے کے لیے کافی نہ ہو تو یہ خرچہ مسلمانوں کی طرف منتقل ہو گا اور ان میں سے مالداروں پر اس قدر ٹیکس لگایا جائے گا جو ان حالات میں واجب نفقات کے لیے کافی ہو، زیادہ نہ ہو اور اس کو بھی اسی مد میں رکھا جائے گا جس مقصد کے لیے لگایا گیا تھا۔۔۔

ان حالات میں ٹیکس سلطان کے حکم پر مبنی نہیں ہے کہ وہ جیسے چاہے اپنی خواہش کے مطابق ٹیکس لگائے، بلکہ یہ اللہ کے امر پر مبنی ہے، سلطان تو صرف اس امر کو نافذ کرتا ہے جس کو نافذ کرنے کا حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔یوں شرع نے بیت المال اور مسلمانوں پر جہاں جہاں مال خرچ کرنے کو فرض قرار دیا ہے وہاں خرچ کیا جائے گا اور اگر بیت المال میں مال موجود نہ ہو یا مال ختم ہو جائے یا اتنا مال ہو جو نفقات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ ہو تب خلیفہ ان نفقات کے ضرورت کے مطابق احکام شرعیہ کے حکم سے مالداروں پر ٹیکس لگائے گا۔۔۔ اس حال میں یہ ٹیکس حرام نہیں ہوگا۔

3۔ جو کہا گیا اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کسی مخصوص حالت میں ٹیکس لگانے کے جائز ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا لازمی ہے:

۔اس صورتحال پر خرچ کرنے کے لیے بیت المال میں مال موجود نہ ہو۔۔۔

۔شرعی نص موجود ہو کہ اس حالت میں خرچ کرنا بیت المال اور مسلمانوں پر فرض ہے۔۔۔

۔لگایا جانے والا ٹیکس اس مقدار سے زیادہ نہ ہو جس کی ضرورت ہے۔۔۔

۔ ٹیکس صرف ان مالداروں پر لگایا جائے جن کے پاس اپنی بنیادی ضروریات اور رواج کے مطابق سامان تعیش سے زیادہ مال ہو۔۔۔

4۔یوں اسلام میں ٹیکس صرف مندرجہ بالا شرائط کے مطابق ہی لگایا جاسکتا ہے، یعنی شرعی نص موجود ہو کہ مذکورہ حالت میں خرچ کرنا صرف بیت المال پر ہی فرض نہیں بلکہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے:

مثال کے طور پر فقراء پر خرچ کرنا۔ اگر بیت المال میں موجود مال فقراء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ ہو تو ان ضروریات کے بقدر ٹیکس لگایا جائے گا جو ان ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور صرف مالداروں پر ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقراء پر خرچ کرنا صرف بیت المال پر فرض نہیں بلکہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے۔ الحاکم نے المستدرک میں عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ بِالْمُؤْمِنِ الَّذِي يَبِيتُ شَبْعَانًا وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ» "وہ شخص مؤمن نہیں جو پیٹ بھر کر سوتا ہو جبکہ اس کے پہلو میں پڑوسی بھوکا ہو"، جبکہ المعجم الکبیر میں الطبرانی کی روایت کے مطابق جس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:: «مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ» "وہ شخص مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جو پیٹ بھر کر سوتا ہے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہے اور اس کو معلوم بھی ہے"۔ الحاکم نے المستدرک میں ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:«وَأَيُّمَا أَهْلِ عَرْصَةٍ أَصْبَحَ فِيهِمُ امْرُؤٌ جَائِعًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ " جس بستی میں کوئی شخص بھوکا سویا تو اللہ ان بستی والوں سے بری الذمہ ہے"۔

مثال کے طور پر جہاد پر خرچ کرنا۔ اگر بیت المال میں موجود مال جہاد کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ ہو تو بقدر ضرورت بغیر زیادتی کے صرف مالداروں پر ٹیکس لگایا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاد پر خرچہ صرف بیت المال پر فرض نہیں بلکہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے:اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: (وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) "اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو"(التوبۃ:41)۔

اوپر بیان کیے گئے دلائل کے علاوہ بھی مزید دلائل ہیں۔

اسی طرح مثال کے طور پر سپاہیوں کے معاوضے پر خرچ کرنے کے لیے اگر بیت المال میں کافی مال نہ ہو تو بغیر زیادتی کے بقدر ضرورت مالداروں پر ٹیکس لگایا جائے گا، کیونکہ سپاہیوں پر خرچ کرنا صرف بیت المال پر فرض نہیں بلکہ مسلمانوں پر بھی ہے۔ احمد نے اپنے مسند میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لِلْغَازِي أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي "غازی کے لیے اس کا اپنا اجر ہے اور اس کو تیار کرنے والے کے لیے اپنا اور غازی کا اجر ہے"۔

مثال کے طور پر کسی ایسے شہر میں ہسپتال قائم کرنے کے لیے جہاں ہسپتال نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو ضرر (تکلیف) کا سامنا ہے۔ اگر بیت المال میں موجود مال ہسپتال قائم کرنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ ہو تو بغیر زیادتی بقدر ضرورت مالداروں پر ٹیکس لگایا جائے گا، کیونکہ ہسپتال بنانے پر خرچ کرنا ضروری ہے اور ایسا نہ کرنے سے ضرر ہے۔ ایسی جگہ ہسپتال کی تعمیر صرف بیت المال پر فرض نہیں بلکہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے اور اس لیے بھی کہ ضرر سے "نہی" عام ہے۔ الحاکم نے المستدرک میں کہا ہے کہ یہ صحیح اسناد والی حدیث ہے جو ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ "نہ ضرر پہنچانا ہے اور نہ ہی ضرر قبول کرنا ہے جو ضرر پہنچاتا ہے اللہ اس کو ضرر میں مبتلا کرتا ہے اور جو تنگی کرتا ہے اللہ اس پر تنگی کرتا ہے"۔

اسی طرح مثال کے طور پر ہنگامی صورتحال جیسے قحط، طوفان اور زلزلہ وغیرہ سے متاثر ہونے والی رعایا پر خرچ کرنے کے لیے بیت المال میں موجود مال کافی نہ ہو تو ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بغیر زیادتی کے مالداروں پر بقدر ضرورت ٹیکس لگایا جائے گا، کیونکہ ہنگامی حادثات پر خرچ کرنا صرف بیت المال پر ہی فرض نہیں بلکہ یہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے۔ ابو داود نے اپنے سنن میں ابن حُجیر العدوی سے روایت کیا ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو نبی ﷺ سے یہ قصہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ) "مصیبت زدہ کی مدد کرو اور راستہ بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ"۔ قحط کی مثال جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا وہ بھی اس صورتحال پر لاگو ہوتی ہے۔

5۔ جہاں تک ان نفقات کی بات ہے جو صرف بیت المال پر فرض ہیں اور مسلمانوں پر فرض نہیں، ایسے مصارف پر صرف اس وقت خرچ کیا جائے گا جب بیت المال میں اس کے لیے کافی مال موجود ہو۔ اگر مال موجود نہ ہو تو ان کے لیے ٹیکس نہیں لگایا جائے گا بلکہ بیت المال میں مال آنے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے آسانی کی خاطر سڑکوں کی توسیع مگر ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کو ایک سڑک کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی خاص ضرر نہ پہنچتا ہو، یا ایک ہسپتال کے ہوتے ہوئے جو کافی

ہو دوسرے ہسپتال کی تعمیر، اسی طرح ایسے پیداواری منصوبے شروع کرنا جن کو شروع نہ کرنے سے امت کو کوئی ضرر نہ پہنچتا ہو جیسے کوئلہ یا سرمہ نکالنے کا کارخانہ قائم کرنا یا تجارتی کشتیوں کی تعمیر کی جگہ بنانا وغیرہ۔۔۔

ان جیسے امور پر صرف بیت المال میں کافی مال ہونے کی صورت میں ہی خرچ کیا جائے گا۔۔۔

6۔ رہی یہ بات کہ ٹیکس صرف مالداروں پر لگایا جائے گا وہ اس لیے کہ ٹیکس فرد کے اس مال سے لیا جاتا ہے جو اس کی بنیادی ضروریات اور رواج کے مطابق سامان تعیش کو پورا کرنے کے بعد زائد ہو۔ یوں جن مسلمانوں کے پاس بنیادی ضروریات اور اعلیٰ درجے کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد مال بچے اس پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے اور جس کے پاس زائد مال نہ ہو اس پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «خيرُ الصدقة ما كان عن ظهر غنى» "بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی طرف سے ہو" اس کو بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ غنیٰ (مالداری) یہ ہے کہ آدمی کو اس چیز کی ضرورت نہ ہو جو صدقہ کر رہا ہے، یعنی یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسکی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد یہ وہ مال ہے جسے وہ صدقہ کر رہا ہے۔

مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ابدأ بنفسك فتصدّق عليها، فإن فَضَلَ شيءٌ فلأهلك، فإن فَضَلَ عن أهلك شيءٌ فَلِذي قرابتك، فإن فَضَلَ عن ذي قرابتك شيءٌ فهكذا وهكذا - يقول فبين يديك، وعن يمينك، وعن شمالك» "ابتداء اپنے آپ پر صدقہ کرنے سے کرو، اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر، اگر اس سے بھی بچ جائے تو اپنے قرابت والوں پر، اگر پھر بھی بچ جائے تو اسی طرح آگے بڑھو، اپنے سامنے والے کو دو پھر دائیں والے کو پھر بائیں والے کو"۔ جس کا نفقہ فرض ہے اس کو اپنے آپ پر خرچ کرنے سے موخر کیا۔ ٹیکس بھی ایسا ہی ہے؛ کیونکہ ٹیکس صدقہ کی طرح ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ) "تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دیجئے کہ بچا ہوا" (البقرۃ:219)۔ یعنی جس کے خرچ کرنے میں کوئی مشقت نہ ہو، جو کہ ضرورت سے زائد ہوتا ہے۔ اسی لیے ضرورت سے زائد پر ہی ٹیکس لیا جا سکتا ہے، یعنی صرف مالداروں سے، اس لیے فقراء سے ٹیکس نہیں لیا جا سکتا، اور مالدار زکوۃ کے محکمے کو معلوم ہوتے ہیں۔

7۔ رہی بات صرف بقدر ضرورت ٹیکس لینے کے جواز کی تو وہ اس لیے کہ شرعی نصوص متعین اصناف کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہی وہ استثنیٰ ہے جو ایک فرد کی مرضی کے بغیر اس کے مال میں سے لینے کے جواز کے بارے میں ہے۔ اس لیے اس حد تک محدود رہنا فرض ہے جو نصوص میں بتایا گیا ہے ورنہ یہ ظلم ہو گا۔ اس لیے کسی شخص کی مرضی کے بغیر اس کا مال لینا جائز نہیں، صرف متعین حالات میں نص نے بقدر ضرورت ٹیکس لگانے کی اجازت دے کر اس میں استثنیٰ دیا ہے۔

8۔ یہ پہلے ہی واضح ہو چکا ہے کہ "دائمی یا اکثر و بیشتر" ریاست خلافت کی بجٹ خسارے کا سوال بے محل اور فرضی ہے۔ اسلام کو بہترین انداز میں نافذ کرنے کے بعد محصولات کا اخراجات کے لیے کافی نہ ہونا اصل کے ہی خلاف ہے۔۔۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

ا۔ احکام شرعیہ ریاست کی جانب سے اموال اکھٹے کرنے اور ان کو خرچ کرنے کی کیفیت کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں، اس کو لوگوں کے اجتہاد اور اندازے پر نہیں چھوڑا گیا۔۔۔ بعض امور پر خرچ کرنے کو مال کے موجود ہونے یا نہ ہونے سے الگ کیا ہے کیونکہ ان پر خرچ کرنا بیت المال اور مسلمانوں دونوں پر فرض ہے۔۔۔ ہم اوپر ان امور کو بیان کیا جن پر خرچ کرنا فرض ہے چاہے بیت المال میں مال ہو یا نہ ہو۔۔۔ اگر مال نہ ہو تو ان کے لیے ٹیکس لگایا جائے گا۔

جہاں تک ان نفقات کی بات ہے جن پر خرچ کرنا مسلمانوں پر نہیں صرف بیت المال پر فرض ہے تو ان پر خرچ ہی اس وقت کیا جائے گا جب بیت المال میں مال ہو اور ان کے لیے ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔۔۔

ب۔ بیت المال کے دائمی محصولات یہ ہیں: فئی، غنائم، انفال، خراج، جزیہ۔۔۔ اسی طرح عوامی ملکیت جس کی کئی قسمیں ہیں، ریاستی املاک سے حاصل ہونے والی محصولات، جیسے عشور، رکاز کا خمس، معدن، زکوۃ کے اموال۔۔۔ اصل تو یہ ہے کہ بیت المال کے دائمی محصولات ان مصارف پر خرچ کرنے کے لیے کافی ہوں جن پر خرچ کرنا بیت المال پر مال ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں فرض ہے۔۔۔ اس لیے ان نفقات کو پورا کرنے کے لیے مالیاتی خسارہ بعید از قیاس ہے۔۔۔

اس کی مکمل تفصیل ہم نے اپنی کتابوں اقتصادی نظام، ریاست خلافت کی محصولات اور مقدمہ دستور میں بیان کیا ہے۔۔۔

امید ہے یہ جواب کافی ہو گا، انشاء اللہ

آپ کا بھائی عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

12 شعبان 1437 ہجری

19 مئی 2016

سوال وجواب: کیا زمین کا کوئی مالی معاوضہ جائز ہے؟

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

میرا ایک سوال ہے وہ یہ کہ دو بندوں کا زراعت میں شراکت کا کیا حکم ہے، پہلے شخص کے پاس زمین ہے جبکہ دوسرا اس کو کاشت کرتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے یا مزارعت ہے؟ میں تذبذب کا شکار ہوں، کچھ شباب نے کہا کہ یہ مزارعت ہے جبکہ بعض نے کہاں یہ جائز ہے اگر زمین کا مالک تین سال کے اندر اس کو فروخت کر سکتا ہے جو کہ اس زمین کو کاشت میں لانے کے لئے دی جانے والی مہلت ہے۔ اللہ برکت دے۔

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزارعت زمین کو کاشتکاری کے لیے کرائے پر لینا ہے اور مزارعت کی حرمت پر کئی دلائل موجود ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ" جس کے پاس زمین ہو وہ یا تو خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے، اگر وہ انکار کرے تو اپنی زمین کو سنبھالے"۔

2۔ مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ " نبی ﷺ نے مخابرہ (مزارعت) سے منع کیا ہے"۔

3۔ مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُؤْخَذَ لِلأَرْضِ أَجْرٌ، أَوْ حَظٌّ "رسول اللہ ﷺ نے زمین کی اجرت یا حصے سے منع کیا ہے"۔

4۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مخابرہ (شراکت سے) کاشتکاری کرتے تھے، کہتا ہے کہ ان کا کوئی چاچا ان کے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے جس میں ہمارا فائدہ تھا مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت توسب سے زیادہ نفع بخش ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى "جس کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ خود کاشت کارے یا کاشت کے لیے اپنے بھائی کو دے، پیداوار کے تیسرے حصے کے بدلے نہ دے نہ ہی چوتھائی کے بدلے اور نہ ہی کسی خاص مقدار کے اناج کے بدلے" اس کو ابوداود نے روایت کیا ہے۔

5۔ سنن نسائی میں اسید بن زہیر سے روایت ہے کہ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذًا نُكْرِيهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ، قَالَ: لا، قَالَ: وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالتِّبْنِ، فَقَالَ: لا، وَكُنَّا نُكْرِيهَا عَلَى الرَّبِيعِ، قَالَ: لا، ازْرَعْهَا أَوْ امْنَحْهَا أَخَاكَ "رسول اللہ ﷺ نے زمین مزارعت کے لیے دینے سے منع فرمایا، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا ہم اناج کی خاص مقدار کے بدلے مزارعت پر دے سکتے ہیں فرمایا: نہیں، ہم بھس کے بدلے مزارعت پر دیتے تھے فرمایا: نہیں، ہم ربیع کے بدلے مزارعت پر دیتے تھے (ربیع چھوٹی نہر (نالہ) ہوتی ہے یعنی ہم نہر کے ساتھ ساتھ پانی کی طرف زمین کو آباد کرنے کے لیے مزارعت پر دیتے تھے) فرمایا: خود کاشت کرو یا اپنے بھائی کو دو"۔

ان احادیث سے مزارعت کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ زمین کو کاشت کے لیے دینا ہے چاہے اجرت، اسی کے پیداوار کا کوئی حصہ ہو یا کچھ اور۔۔۔ اس سے مزارعت کی حرمت بھی واضح ہو جاتی ہے۔۔۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بالکل واضح ہو گیا کہ کسی بھی چیز کے بدلے زمین کو کاشت کے لیے دینا جائز نہیں خاص کر مسلم کی حدیث بالکل صریح ہے کہ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُؤْخَذَ لِلأَرْضِ أَجْرٌ، أَوْ حَظٌّ "رسول اللہ ﷺ نے زمین پر اجرت لینے سے منع کیا یا پیداوار کا کوئی حصہ لینے سے منع کیا"، اور البخاری کی حدیث مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ..." جس کے پاس زمین ہو خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے"، اسی طرح نسائی کی حدیث ...ازْرَعْهَا أَوْ امْنَحْهَا أَخَاكَ"۔۔۔ خود کاشت کرو یا اپنے بھائی کو دو" اس لیے زرعی زمین کا معاوضہ جائز نہیں۔

اس بنا پر آپ کے سوال میں جو کہا گیا ہے کہ "ایک کے پاس زمین ہے دوسرا اس کو کاشت کرتا ہے۔۔۔" زمین یہاں مال ہے اور اس میں حصہ ہے یعنی مزارعت کا حکم اس پر لاگو ہے اس کو شراکت کا نام دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ یہ مزارعت ہی ہے جو کہ جائز نہیں۔ اسی طرح تین سال یا اس کے بعد کا حکم شرعی پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ حکم شرعی اس عقد کے بارے میں ہے اور یہ عقد اس وقت ہی باطل ہے جب زمین کے بدلے کچھ لیا جائے چاہے اس کی نوعیت کچھ بھی ہو جیسا کہ مذکورہ دلائل سے واضح ہے۔۔۔

آپ کا بھائی،

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

19 شعبان 1437 ہجری بمطابق 26 مئی 2016

سوال وجواب: پاکستان کی جانب سے نیوکلیئر سپلائر گروپ میں شمولیت کی درخواست

سوال:

پاکستانی وزارت خارجہ نے اعلان کیا کہ " اس نے باقاعدہ طور پر نیوکلیئر سپلائرز گروپ میں شمولیت کے لیے درخواست دے دی ہے جو کہ ایسا اقدام ہے جس کی مخالفت خود گروپ کے اندر سے ہو گی کیونکہ بھارت کو بھی اس گروپ میں شامل کرنے کا کہا جا رہا ہے"(رائٹرز: 2016/5/20)۔ امریکہ نے پاکستان کی درخواست پر اعتراض کیا ---اس سے قبل چین بھارت کو شامل کرنے کی کئی درخواستوں پر اعتراض کر چکا ہے جبکہ امریکہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا--- چین کی طرف سے بھارت کو قبول کرنے پر اعتراض تو سمجھا جا سکتا ہے، مگر امریکہ کی جانب سے پاکستان پر اعتراض اور بھارت کے بارے میں کوئی اعتراض نہ کرنے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی موجودہ حکومتیں امریکہ کی وفادار ہیں، پھر یہ دہرا رمعیار کیوں؟ اس کے علاوہ اس گروپ کے کام کی کیا نوعیت ہے؟ امید ہے آپ مہربانی کر کے اس سوال کی وضاحت کریں گے، اللہ آپ کو بہترین جزا دے۔

جواب:

ہم ان مسائل کو مندرجہ ذیل طریقے سے پیش کریں گے:

پہلا: استعماری کافر ممالک کا اپنے ایجنٹوں کے ساتھ برتاؤ مختلف ہوتا ہے اور اس کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ایجنٹ کس ملک کا ہے اور اس بات پر کہ اہداف کیا ہیں:

ا۔ ایجنٹ ممالک کے ساتھ برتاؤ مختلف ہوتا ہے، یہ اس بات پر موقوف ہوتا ہے کہ یہ ایجنٹ اسلامی دنیا کے حکمران ہیں یا غیر اسلامی ممالک کے، کیونکہ یہ بڑی ریاستیں سمجھتی ہیں کہ اسلامی دنیا میں حکمران کا زوال آنے والا ہے، ان حکمرانوں کے ساتھ کسی بھی قسم کے معاہدوں کے بارے میں وہ اپنا حساب لگاتے ہیں کہ یہ جلد یا بدیر ان حکمرانوں کی تبدیلی سے یہ معاہدے ختم ہو جائیں گے، مسلمان کسی استعماری کافر ملک کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ دباؤ اور زبردستی میں کرتے ہیں اور یہ ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اگرچہ بھارت اور پاکستان کی موجود حکومتیں امریکہ کی وفادار ہیں لیکن اس کے باوجود امریکہ یہ نہیں بھول سکتا کہ پاکستان کے لوگ مسلمان ہیں جو امریکہ کی بالادستی کو قبول نہیں کرتے--- جہاں تک بھارت کی بات ہے تو وہاں لوگوں کی اکثریت کفار مشرک ہیں اور کفر ایک ملت ہے، اسی لیے امریکہ کا رویہ بھارتی حکومت کے ساتھ پاکستانی حکومت سے مختلف ہے۔

2۔ جس طرح بھارت میں حکومت امریکہ کی وفادار ہے اسی طرح پاکستان میں بھی حکومت امریکہ کی وفادار ہے مگر ان دونوں ممالک میں امریکہ کے اہداف الگ الگ ہیں۔ بھارت میں امریکہ کا ہدف بھارت کو چین کے سامنے لا کھڑا کرنا ہے، جبکہ پاکستان میں امریکہ کا ہدف اس کو پاکستان اور افغانستان میں امریکہ کے خلاف مزاحمت کو کچلنے کے لیے استعمال کرنا ہے، دوسرے لفظوں میں بھارت کو چین کے خلاف اور پاکستان کو امریکہ کے خلاف مزاحمت کو کمزور کرنے کے لیے مسلح کرنا ہے۔

3۔ ان دو امور کی وجہ سے امریکہ بھارتی حکومت کو ایٹمی قوت اور اور جدید اسلحہ کی فراہمی کے ذریعے چین کے سامنے کھڑا کر رہا ہے، مگر وہ ایٹمی اسلحے کی ترقی میں پاکستان کی مدد نہیں کر رہا ہے، بلکہ مزاحمت کا راستہ روکنے کے لیے ہلکے اور بھاری روایتی ہتھیاروں کی فراہمی سے اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

دوسرا: عمومی بات کرنے سے بچنے کے لئے ہم یہ آپ کے سامنے رکھیں گے کہ بھارت اور پاکستان کے ساتھ امریکہ کیسے معاملات کرتا ہے جبکہ دونوں ایٹمی طاقت بن چکے ہیں:

1۔ پاکستان کا بھارت کے ساتھ مقابلہ 1965 اور 1971 کی جنگوں میں عروج پر تھا۔ اس کے ساتھ ہی بھارت نے ایٹمی پروگرام شروع کیا جس سے پاکستان کی سیکیورٹی کو خطرات لاحق ہو گئے۔ اسی وجہ سے پاکستان نے بھی خفیہ طریقے سے عسکری مقاصد کے لیے ایٹمی پروگرام کا آغاز کیا۔ اس بات کا انکشاف پہلی بار پاکستانی وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کیا اور کہا: "اگر ہندوستان نے ایٹم بم بنایا تو ہم بھی گھاس کھائیں گے اور بھوک سے مریں گے سو سال پیچھے چلے جائیں گے مگر ہم بھی ایک ایٹم بم حاصل کر لیں گے--- عیسائیوں کے پاس ایٹم بم ہے، یہود نے ایٹم بم حاصل کر لیا ہے، اور اب ہندوؤں کے پاس بھی ایٹم بم ہے تو مسلمان ایٹم بم کے مالک کیوں نہیں بن سکتے؟"(یسین راحیل 16 جنوری 2009 ، جنوبی ایشیاء پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہفت روزہ بلٹز ڈھاکہ)۔ پھر پاکستان نے بھی ایٹمی تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا نام پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (PAEC) ہے۔ پاکستان کا ایٹمی قوت حاصل کرنے کی کوشش کرنا پر امن مقاصد کے لئے تھا۔ 1965 میں پہلے تحقیقاتی ایٹمی ریکٹر نے کام شروع کیا اور 1972 میں پہلے ایٹمی پاور پلانٹ نے قدرتی یورینیم اور بھاری پانی کے پلانٹ

(کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ) نے کام شروع کیا، یہ دونوں پلانٹ بین الاقوامی ایٹمی انرجی ایجنسی کی نگرانی میں تھے۔۔۔ اس میدان میں پاکستان کی کوششیں معمول کے مطابق جاری رہیں یہاں تک کہ 1974 میں بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان کے مسلمان جذباتی ہوگئے اور انہوں نے ایٹمی تنصیبات کے قیام اور ایٹمی ایندھن کی پیداوار کے لئے کوششوں کو تیز کردیا اور آخر کار 1987 میں اس کے حصول میں کامیاب ہوگئے۔

روایتی ہتھیاروں میں بھارت کی برتری کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان کو بھارت کی فوج کی پاک سرزمین میں مداخلت روکنے کے لیے ایٹمی اسلحے سے کام لینے کی پالیسی اپنانی پڑی۔ اس کے علاوہ پاکستان نے مختلف قسم کے بلاسٹک میزائل (غوری، شاہین M-11 ، ... Tarmuk وغیرہ) کا پروگرام شروع کیا جو ایٹمی وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (http://www.atomicarchive.com/Reports/India/Missiles.html)

یوں سرد جنگ کے دوران اور اس کے بعد پاکستان نے بھرپور قوت کے ساتھ اپنے ایٹمی پروگرام کو وسعت دی، جس میں ایٹمی جنگی وارہیڈز اور بلاسٹک میزائل کی پیداوار کا پروگرام اور جنگی طیاروں کو ایٹمی وار ہیڈ لے جانے کے قابل بنانا شامل تھے۔

2۔ امریکہ نے سرد جنگ کے دوران اور اس کے بعد بھی بھارت کی جانب سے ایٹمی پروگرام کو ترقی دینے کی کوشش کی حمایت کی، امریکہ نے 1974 میں بھارت کی جانب سے ایٹمی دھماکوں کے لیے پلوٹونیم کے حصول کے لیے بھاری پانی کے تحقیق کے ریکٹر کے حصول میں مدد دی۔ دھماکوں کے بعد بھی امریکہ کا رویہ نرم تھا، واشنگٹن نے تاراپور (ممبئی سے باہر) میں ایٹمی پاور پلانٹ کے لیے افزودہ یورینیم فراہم کرنے کے لیے 30 سالہ معاہدے کے لیے مذاکرات شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔

امریکہ کے ساتھ اس معاہدے کے انعقاد نے بھارت کو اپنی ایٹمی صلاحیت کو بڑھانے، دفاعی میدان کو وسعت دینے، ایٹمی فیزائل مٹیریل کو الگ کرنے اور اینٹی بلاسٹک میزائل شیلڈ کو ترقی دینے اور سب میرین کو نیوکلیئر وارہیڈ کے ساتھ مسلح کرنے کے لیے بھارت کو سنہری موقع فراہم کیا، جس نے بھارت کو واضح فائدہ پہنچایا۔۔۔ بھارت نے جنگی بنیادوں پر میزائل (اگنی، پرتھوی۔۔۔ وغیرہ) تیار کرنے پر کام شروع کیا اور اپنے عسکری ڈھانچے کو ترقی دی۔

(http://www.atomicarchive.com/Reports/India/Missiles.shtml)

3۔ یوں بھارت اور پاکستان ایٹمی ممالک بن گئے، اور اپریل 1998 میں امریکہ کی وفادار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی انتخابات میں کامیابی کے ساتھ اچانک ماحول تبدیل ہوگیا، اور بی جے پی نے پانچ ایٹمی تجربات کیے، جس کے جواب میں پاکستان کی جانب سے چھ ایٹمی دھماکے کیے گئے کہ وہاں بھی حکومت امریکہ کی وفادار تھی۔ کلنٹن انتظامیہ کا ردعمل دونوں ملکوں پر پابندی لگانے کا تھا اور اس وقت اس کی صدارتی مدت اختتام کے قریب تھی، جو ضمنی طور پر برصغیر پاک و ہند میں دو ایٹمی قوتوں کا اعتراف تھا۔

4۔ بش انتظامیہ کے زیر سایہ پاکستان اور بھارت کے ساتھ امریکہ کے تعلقات میں قابل ذکر تبدیلی آئی، امریکہ نے دیکھا کہ بھارت چین کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے اس کے ساتھ اسٹریٹیجک شراکت قائم کرلی۔ ساتھ ہی امریکہ نے پاکستان کو نیٹو سے باہر اہم اتحادی کا ٹائٹل دے دیا، پھر امریکہ نے پاکستان سے امریکہ کے نائب کے طور پر قبائلی علاقوں میں "دہشت گردی" کے خلاف جنگ کا مطالبہ کیا۔ اس پالیسی کو الگ الگ تعلقات (The de-hyphenation) کا نام دیا گیا یعنی امریکہ نے بھارت کے لیے ایک پالیسی اپنائی اور پاکستان کے لیے دوسری مذکورہ بالا پالیسی اپنائی۔

5۔ امریکہ کی اس پالیسی کی رو سے بھارت چین کے خلاف امریکہ کی فرنٹ لائن اسٹیٹ بن گیا جبکہ پاکستان امریکہ کے خلاف مزاحمت کرنے والوں کے خلاف فرنٹ لائن اسٹیٹ بن گیا۔۔۔ چونکہ پاکستان کی غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے اور بھارت میں غالب اکثریت مشرکین کی ہے۔۔۔ چنانچہ امریکہ نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے:

ا۔ مزاحمت کے خلاف لڑنے کے لیے پاکستان کی مدد ایٹمی میدان میں نہیں بلکہ صرف روایتی اسلحے سے کرتا رہا یہاں تک کہ پاکستان کو دی جانے والی معاشی و فوجی امداد کا مقصد بھی یہی تھا۔۔۔ حتی کہ ریگن انتظامیہ کے عہد میں بھی پاکستان کی عسکری اور معاشی امداد پاکستان کو ایٹمی پروگرام سے باز رکھنے کے لیے دی جاتی تھی۔ سیکیورٹی اور ٹیکنالوجی کے لیے امریکی وزارت خارجہ کے نمائندے جیمس باکلے نے مختصراً کہا: "پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر بھرپور پابندیوں کو جاری رکھنے کی جگہ، جو سابق انتظامیہ نے لگائیں تھیں، ہمیں امید ہے کہ اس کا علاج روایتی وسائل کے ذریعے کر لیں گے، تاکہ پاکستانی ریاست کے خدشات کو دور کیا جائے اور وہ ایٹمی صلاحیت کے حصول کو پہلی ترجیح نہ بنائے" (اختر علی کی کتاب Pakistan’s Nuclear Dilemma: Energy and Security Dimensions (Karachi:

economic Research Unit, 1984), p. 10)

اور روایتی وسائل سے مراد روایتی اقتصادی اور عسکری امداد ہے۔ ایٹمی میدان میں تعاون نہ کرنے کی یہ امریکی پالیسی جاری رہی، بلکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی گئی۔امریکی صدر باراک اوباما نے اکتوبر میں کہا کہ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت کو ترقی دینے سے باز رہنا چاہیے(رائٹرز 2016/5/20)۔

اسی طرح امریکہ نے کئی بار پاکستان کے ساتھ ایٹمی معاہدے سے انکار کیا اور نیوکلیئر سپلائرز گروپ میں اس کی شمولیت کو مسترد کر دیا۔۔امریکہ کی جانب سے پاکستان کی نیوکلیئر سپلائرز گروپ میں شمولیت پر اعتراض نے پاکستان کو مقامی طور پر تیار کی گئی پلوٹونیم کے استعمال کے ذریعے ٹیٹیکل ایٹمی اسلحہ بنانے پر مجبور کر دیا۔پلوٹونیم اس لئے استعمال کیا گیا کہ اس سے ایٹمی وارہیڈ کو چھوٹا اور مختصر بنانا ممکن ہوتا ہے۔

(http://www.dawn.com/news/1248033)

ب۔ مگر امریکہ بھارت کو روایتی اسلحے کے ساتھ ساتھ ایٹمی اسلحے میں بھی امداد دے رہا ہے، اس کی وضاحت کے لیے ہم اس امداد کے بعض واقعات پیش کرتے ہیں:

۔ جنوری 2004 کو صدر بش اور بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے اسٹریٹیجک شراکت کے ایک معاہدے(NSSP) کا اعلان کیا، جس کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان چار متنازع میدانوں میں تعاون تھا: سول نیوکلیئر انرجی، سول خلائی پروگرام، جدید ترین ٹیکنالوجی کے میدان میں تجارت اور میزائل ڈیفنس۔ 2005-2006 میں نیو دلی کو اسلحہ سے متعلق ایٹمی پروگرام کے لیے بغیر کسی معاہدے کے آزادی سے ایٹمی ایندھن کے حصول کے لئے امریکہ نے وعدہ کیا جیسا کہ سی ٹی بی ٹی اور ایف ایم سی ٹی، اور یہ کہ اس کے میزائل پروگرام پر بھی کسی قسم کی پابندی نہیں ہو گی۔ 2007 میں بھارت نے "123 معاہدہ" کیا جس کی رو سے امریکہ اور بھارت ایٹمی میدان میں پر امن تعاون کریں گے۔ ان سمجھوتوں میں بھارت کو اپنے ایٹمی پروگرام کے لیے مقامی طور پر یورینیم افزودہ کرنے کی اجازت دی گئی، اور یہ امریکہ کی جانب سے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے ، این پی ٹی کی کھلی خلاف ورزی ہے، جس کے مطابق ان ممالک کے علاوہ جن کو ایٹمی اسلحہ رکھنے کی اجازت ہے کسی بھی ملک کو ایٹمی اسلحہ بنانے کے لیے کسی بھی وسیلے سے امداد دینا یا حوصلہ افزائی کرنا یا ابھارنا ممنوع ہے۔ (See SIPRI, The NPT: The Main Political Barrier to Nuclear Weapon Proliferation (London: Taylor and Francis, 1980), Appendix A, p.43)

۔ الشرق الاوسط اخبار نے اپنے سائٹ پر 2016/5/7 کو یہ خبر شائع کی کہ بھارتی وزیر اعظم مودی نے "امریکہ کے ساتھ بڑے عسکری معاہدے پر دستخط کر دیئے جس پر دستخط کرنے سے بھارت 14 سال سے انکار کر رہا تھا، یہ معاہدہ امریکی اور بھارتی فوج کو دونوں ملکوں کے فوجی اڈوں کو آپریشن کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے ان کو مشترکہ بحری تعاون اور اصلاح اور تجدید کے لیے بھی استعمال کیا جا سکے گا، اسی طرح اس معاہدے کے مطابق دونوں ملکوں کی بحری افواج اینٹی سب میرین جنگوں میں تعاون کریں گی اور یہ انتہائی حساس عسکری ٹیکنالوجی اور حکمت عملی کا میدان ہے جس میں امریکہ اپنے روایتی حلیفوں کے علاوہ کسی کو اپنا شریک نہیں بناتا۔ دنیا میں امریکہ کے پاس ہی سب میرین کا سب سے بڑا بیڑہ ہے جبکہ چین کو سب میرین کے میدان میں بھارت پر برتری حاصل ہے۔۔۔"۔ سب میرین کسی بھی ایٹمی حملے کی صورت میں جوابی حملے کے لیے انتہائی اہم ہیں کیونکہ ریڈار کے ذریعے ان کا پتہ لگانا ممکن نہیں۔ بھارت نے اس معاہدے سے فائدہ اٹھا کر حال ہی میں سب میرین "اریانہ" سے بلاسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا، اور اس تجربے نے پاکستان اور چین کو تشویش میں مبتلا کر دیا کیونکہ اس سے ثابت ہو گیا کہ بھارت نے جوابی حملہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کر لیا ہے۔ (http://missilethreat.com/china-concerned -about-indian-submarine-missile/)

- امریکہ نے بھارت کو نیوکلیئر سپلائی گروپ میں شامل کرنے کی کوشش کی مگر چین نے اعتراض کیا۔۔۔امریکہ کی جانب سے بھارت کو نیوکلیئر سپلائرز گروپ میں شامل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس سے بھارت کو اپنے ایٹمی وار ہیڈز میں اضافہ کرنے کا موقع ملے گا۔ (http://www.icanw.org/the-facts/nuclear-arsenals)

تیسرا: نیوکلیئر سپلائرز گروپ کی حقیقت یہ ہے:

بقیہ صفحہ 18 پر

نصابی کتب میں امریکی ہدایت پر تبدیلیاں

نصابی کتب میں تبدیلیاں مسلمانوں کے بچوں کو حق و باطل کی تمیز اور اپنی تاریخ سے بے خبر کرنے کی کوشش ہے

حزب التحریر ولایہ پاکستان ، راحیل-نواز حکومت کی جانب سے پاکستان کی نصابی کتب میں امریکی ہدایت کی روشنی میں کی جانے والی تبدیلیوں کو قبول کرنے کی شدید مذمت کرتی ہے۔ 17 اپریل 2016 کو ملک کے کئی اخبارات میں پاکستان کے امریکہ میں سفیر جلیل عباس جیلانی کا یہ بیان شائع ہوا جس میں انہوں نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (USCIRF) کی رپورٹ "پاکستان میں عدم رواداری کی تعلیم" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ، "2011 میں نصابی کتب میں پائی جانے والی اکثر مذہبی عدم رواداری پر مبنی مثالیں ہٹادی گئی ہیں"۔ یہ رپورٹ 13 اپریل 2016 بروز بدھ واشنگٹن کے نیشنل پریس کلب میں جاری کی گئی جس میں پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی تعلیمی پالیسی کا جائزہ لے اور ایسے مواد کی تعلیم کے سلسلے کو منقطع کرے جس سے نفرت جنم لیتی ہے۔

کمیونزم کی فکری و سیاسی شکست کے بعد سے مغربی دنیا، جس کی سربراہی امریکہ کر رہا ہے، نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنا ہدف بنایا ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک اسلام کی فکر کو امت مسلمہ میں سے ختم نہیں کیا جاتا، وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس کے تحت وہ انسانیت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دیگر تمام نظریہ حیات ناکام ہو چکے ہیں اور صرف سرمایہ دارانہ نظریہ حیات ہی انسانیت کے مسائل کو حل کرتی ہے اور یہ ایک آفاقی تہذیب ہے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وہ پوری مسلم دنیا کے تعلیمی نصاب کو تبدیل کروا رہے ہیں تاکہ آج کی نسل کے برخلاف آنے والی مسلمانوں کی نسلیں مغربی تہذیب کو واحد آفاقی تہذیب کے طور پر قبول کرنے والی ہوں۔ 3 مئی 2002 کو اس وقت کے امریکہ کے ڈپٹی سیکٹری دفاع پال ولف وٹز نے کہا تھا کہ، "مغرب اور مسلم دنیا کے درمیان خطرناک خلیج حائل ہے اور ہمیں لازماً اس خلیج کو پُر کرنا ہے"۔ پاکستان کی نصابی کتب میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ اسی خلیج کو پُر کرنے کی عملی کوشش ہے۔

مغرب اور امریکہ اس بات سے پریشان ہیں کہ پاکستان کے بچے اسلام کو پاکستان کی شناخت سمجھتے ہیں اور USCIRF کی اس رپورٹ کے صفحہ 6 پر اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مغرب اور امریکہ اس بات سے پریشان ہیں کہ پاکستان کے بچے جہاد کو اسلام کا ستون، اللہ کے دین کو پوری دنیا پر غالب کرنے کا اسلامی طریقہ اور ایک فرض سمجھتے ہیں اور جن جن مسلم شخصیات نے اس فرض کی ادائیگی میں اپنا کردار ادا کیا ہے انہیں اپنا ہیرو سمجھتے ہیں، لہٰذا اس خوف کی نشاندہی اس رپورٹ کے صفحہ 7 پر کی گئی ہے۔ مغرب اور امریکہ اس بات سے پریشان ہیں کہ پاکستان کے بچے بھارت کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور غزوہ ہند سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

پاکستان کے نصاب تعلیم کو امریکی ہدایت کے مطابق بدلنے کے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کو امریکہ کے مکمل طابع کرنے کے لئے راحیل-نواز حکومت امریکہ سے مکمل تعاون کر رہی ہے۔ والدین اور اساتذہ کو سوال اٹھانا چاہیے کہ امریکہ کون ہوتا ہے یہ فیصلہ کرنے والا کہ پاکستان میں مسلمانوں کے بچوں کو اسلام کی کن تعلیمات سے روشناس کرایا جائے اور کن تعلیمات سے بے خبر رکھا جائے۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ فوجی آمریت ہو یا سیاسی جمہوریت دونوں ہی امریکہ کی مکمل طابعداری کرتی ہیں۔ وقت آچکا ہے کہ اپنی آنے والے نسلوں کو اسلام کی مکمل فکر کی آگاہی فراہم کرنے اور انہیں مکمل اسلامی شخصیات بنانے کے لئے خلافت کا قیام عمل میں لایا جائے جو ایسی تعلیمی پالیسی رائج کرے گی جس کے نتیجے میں امت مسلمہ میں ایک بار پھر صحابہ رضہ اللہ عنہم اور تابعین جیسے دور کی اسلامی شخصیات جنم لیں گی۔

بقیہ صفحہ 18 پر

بلوچستان میں امریکی ڈرون حملے کے خلاف حزب التحریر کے مظاہرے

امریکہ پاکستان اور مسلمانوں کا دشمن ہے اور راحیل-نواز حکومت اس کی غلام ہے

حزب التحریر ولایہ پاکستان نے بلوچستان میں بروز ہفتہ 21 مئی 2016 کو ہونے والے امریکی ڈرون حملے کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے کیے جو کہ ہمارے افواج کے منہ پر تھپڑ اور پاکستان کی خود مختاری کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ مظاہرین نے بینرز اور کتبے اٹھارکھے تھے جن پر تحریر تھا: **"امریکی راج ختم کرو- ایمبیسی اڈے بند کرو"، "امریکہ نے ایک بار پھر پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کی"۔**

بلوچستان میں ہونے والے امریکی ڈرون حملے نے پاکستان کی سلامیت کے متعلق کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ کیا پاکستان کا دفاع کرنے والے ادارے اس قدر کمزور ہیں کہ صرف ایک معمولی ڈرون پاکستان کی حدود میں داخل ہوا، حملہ کیا اور بغیر کسی مزاحمت کا سامنا کیے واپس چلا گیا؟ کیا پاکستان کا کوئی بھی شہری کوئٹہ کے اس ٹیکسی ڈرائیور کی طرح اب اپنے ہی ملک میں کسی بھی جگہ ڈرون حملے میں مارا جاسکتا ہے؟ کیا پاکستان کی حساس تنصیبات محفوظ ہیں؟ کیا پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت اپنے ملک اور عوام کا تحفظ کرنے کی صلاحیت سے عاری ہے؟ یا یہ کہ پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غدار پاکستان اور مسلم دنیا کی سب سے بڑی ایٹمی اسلحے اور میزائلوں سے لیس فوج کو اسی طرح ذلیل و رسواء کراتے رہیں گے؟

حزب التحریر ولایہ پاکستان، عوام کو بلعموم اور بلخصوص افواج میں موجود مخلص افسران کو یہ باور کرا دینا چاہتی ہے کہ امریکہ پاکستان اور مسلمانوں کا دشمن اور راحیل-نواز حکومت اس کی غلام ہے۔

حزب التحریر یہ بھی بتا دینا چاہتی ہے کہ سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غدار اپنی غداریوں کے جواز کے طور پر مسلمانوں کو امریکہ کی فوجی و معاشی

> **سیاسی وفوجی قیادت میں موجود غدار مسلمانوں کو امریکہ کی فوجی و معاشی قوت سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے کے ساتھ ہیں تو پوری دنیا مل کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔**

قوت سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے کے ساتھ ہیں تو پوری دنیا مل کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور ہمیں یہ بھی ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ سوویت یونین کو شکست امریکہ کی فوجی و معاشی قوت نے نہیں بلکہ افواج پاکستان اور مخلص مجاہدین کی مشترکہ قوت نے شکست دی تھی اور آج بھی افغانستان میں چند ہزار مجاہدین نے امریکی فوجی و معاشی غرور کو دھول چاٹنے پر مجبور کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر افواج میں موجود مخلص افسران اس دنیا اور آخرت میں عزت کے طلبگار ہیں تو سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں کو اکھاڑ پھینکیں اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لئے حزب التحریر کو نصرۃ فراہم کریں۔ پھر خلیفہ راشد آپ کی اور مخلص مجاہدین کی قوت کو یکجا کر کے انتہائی آسانی سے امریکہ کو اس علاقے سے دُم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دے گا۔ اور ایسا کرنا بالکل بھی نہ تو مشکل ہے اور نہ ہی ناممکن کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

إِن يَنصُرْكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعْدِهِۦ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ

"اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ ایمان والو کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" (آل عمران:160)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

O PAKISTAN ARMY
ESTABLISH
KHILAFAH
EJECT AMERICA!
امریکی راج ختم کرو
ایمبیسی اڈے بند کرو
حزب التحریر ولایہ پاکستان

امریکی راج ختم کرو۔ ایمبیسی اڈے بند کرو
حزب التحریر ولایہ پاکستان
Another US Violation of Pakistan's Sov
PCG PLAZA

مسلم دنیا میں اردو بولنے والوں کے لیے

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کی اردو ویب سائٹ

www.hizb-ut-tahrir.info/info/urdu.php

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کی ایک اردو ویب سائٹ ہے جس کو www.hizb-ut-tahrir.info کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کی امت میں اردو بولنے، لکھنے اور سمجھنے والے کروڑوں مسلمانوں کے لئے یہ اردو ویب سائٹ معلومات حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس ویب سائٹ پر پوری مسلم دنیا میں خلافت کے قیام کے لیے کام کرنے والی جماعت حزب التحریر کی انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک مختلف ولایات کی جانب سے جاری کی گئیں پریس ریلیز زاور لیفلٹ دیکھے جاسکتے ہیں۔اس کے علاوہ اس ویب سائٹ پر مسلم دنیا میں حزب التحریر کی خلافت کے قیام کی زبردست جدوجہد کے حوالے سے تحریریں، تصاویر، آڈیوز اور ویڈیوز بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس ویب سائٹ کے ذریعے حزب التحریر کے امیر، مشہور رہنما اور فقیہ، شیخ عطا بن خلیل ابوالرَشتہ سے سوالات بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔

یقیناً اردو زبان کی موجودگی خلافت کا تحفہ ہے کیونکہ یہ زبان ریاستِ خلافت کی مسلم افواج کی فوجی چھاؤنیوں میں وجود میں آئی تھی جن میں ترکی، فارس، عرب اور برِصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے مسلمان موجود ہوتے تھے۔درحقیقت لفظ اردو ترک زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "لشکر" کے ہیں۔آج کے دن تک اردو کا رسم الخط، اس کے الفاظ اور طرزِ تحریر قرآن اور خلافت کی سرکاری زبان عربی پر بے حد انحصار کرتی ہے۔

حزب التحریر ولایہ پاکستان اردو زبان استعمال کرنے والے صحافیوں، میڈیا اور سوشل میڈیا کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ حزب التحریر کی جدوجہد اور کام سے مسلسل آگاہی کے لیے اس بہترین ویب سائٹ کو استعمال کریں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس